COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Shahbaz ... Book Stall ... Mirpurkhas

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

کستوری ناگن

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Mirpurkhas

پیارے دوستو!

عنبر اور ہینی بال کے سپہ سالار کے ساتھی طغرل میں سخت مقابلہ شروع ہو چکا ہے۔ کستوری ناگن پر طغرل قبضہ کر چکا ہے۔ کستوری ناگن کو اس بات کا علم نہیں کہ اسے کیوں اغوا کیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ کیا سلوک ہونے والا ہے۔ سپہ سالار اور طغرل اپنا کیا مقصد پورا کرنا چاہتے ہیں۔ عنبر کستوری ناگن کے ساتھ ہونے والے سلوک کو دیکھ رہا ہے۔ مگر اسے بھی معلوم نہیں کہ سپہ سالار اور طغرل کستوری ناگن سے کس قسم کا کام لینا چاہتے ہیں۔ اور یہ کستوری ناگن کون ہے؟

کیا یہ سب اپنے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے۔ پڑھ کر دیکھ لیں۔

آپ کا انکل

اے حمید

۵۴۳ این راہ چمن سمن آباد لاہور۔

قیمت ۵۰/۷ روپے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

بار اول: ۱۹۸۷ء
ناشر: عدنان سلیم
عنبر پبلی کیشنز ۳۰/بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸
مطبع: تاجدین پرنٹرز، لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جولی سانگ کی چال

تھیو سانگ کوہ قاف پہنچ چکا تھا۔
ماریا ورگان شہر سے پرواز کرتی ہوئی سارلیگان شہر کے غار میں بیٹھی کیٹی اور جولی سانگ کی طرف جا رہی تھی تاکہ انہیں یہ بتائے کہ جو گھوڑ سوار قبرستان سے نکل کر ورگان شہر گیا تھا وہ وہی قبر والا مردہ ہے جو ناگ کے ڈسنے زندہ ہو گیا ہے اور یاکوس کے نام سے ایک عالی شان حویلی میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ اب ہم ماریا کو راستے میں ہی چھوڑتے ہیں اور تھیو سانگ کی طرف چلتے ہیں۔
تھیو سانگ کو بوڑھی جادوگرنی خالہ ایک تھیلے میں بند کر کے کوہ قاف لے گئی تھی۔ جہاں رسم کے مطابق اس نے تھیو سانگ کو دوسرے جادوگروں کے سامنے پیش کیا۔ تھیو سانگ بے ہوش تھا۔ اس کے بائیں ہاتھ کو بوڑھی خالہ نے منتر پڑھ کر سُن کر رکھا تھا۔ تاکہ وہ اپنے جسم کو

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- جولی سانگ کی چال
- خونی مجسمہ
- چاندنی رات کی بلا
- خوشبودار لڑکی
- کستوری ناگن

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انگلی لگا کر بڑا نہ ہو جائے۔ اس نے تھیو سانگ کو دوبارہ
ہوش میں لاتے ہوئے جادوگروں سے کہا!

"یہ ہے دنیا کا سب سے چھوٹا آدمی۔ میں اسے
حاصل کر کے یہاں لانے میں کامیاب ہو گئی ہوں
اب اصول کے مطابق میں تم سب جادوگروں کی
ملکہ ہوں۔ اور سامری کو چاہیئے کہ اب وہ مجھے
کالا علم سکھا دے"

سامری جادوگر بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے جھک کر
چھوٹے سے انسان تھیو سانگ کو غور سے دیکھا۔ تھیو سانگ
اگرچہ ہوش میں تھا۔ مگر اس کی زبان بند تھی۔ وہ بول
نہیں سکتا تھا۔ سامری جادوگر نے تھیو سانگ کو اپنی انگلی
پکڑ کر دوسرے جادوگروں کو دکھایا اور کہنے لگا!

"خالہ نے یہ کارنامہ انجام دے دیا ہے۔ اب
شرط کے اعتبار سے یہ تمہاری ملکہ ہے میں اسے
کالا علم بتا دوں گا"

اس وقت بوڑھی خالہ جادوگرنی کے ملکہ ہونے کا
اعلان کر دیا گیا۔

سامری نے کہا!

"میں آج رات تمہیں کالا علم بتا دوں گا"

خالہ جادوگرنی نے تھیو سانگ کو تھیلی میں بند کیا۔ اور
کوہ قاف کے اپنے محل کی ایک کوٹھڑی میں آ گئی۔ اس
کوٹھڑی میں ایک شاندار پلنگ بچھا تھا۔ دیواروں پر انسانی
اور جانوروں کی کھوپڑیاں ٹنگی ہوئی تھیں۔ خالہ جادوگرنی
نے تھیو سانگ کے تھیلے کو لوہے کے ایک صندوق میں
بند کر کے طلسمی تالا لگا دیا۔ یہ طلسمی تالا ایسا تھا کہ صرف
بوڑھی جادوگرنی ہی اسے طلسم پھونک کر کھول سکتی تھی۔
وہ پلنگ پر لیٹ گئی۔ بوڑھی جادوگرنی بڑی خوش تھی کہ
اس کی پرانی خواہش پوری ہو گئی۔ وہ کوہ قاف کے
جادوگروں کی ملکہ بھی بن گئی اور اسے سامری کا خاص کالا
علم بھی مل جائے گا۔ تھیو سانگ تھیلی میں بند پڑا تھا۔ اگرچہ
وہ ہوش میں تھا۔ مگر اس کی خوشبو اور زبان بند تھی
وہ سوچ سکتا تھا اور اس کی یادداشت بھی بالکل ویسے
ہی تھی۔ اسے ناگ عنبر ماریا کیٹی اور جولی سانگ کا برابر
خیال آ رہا تھا۔

آدھی رات کو جب ہر طرف اندھیرا چھا گیا تو سامری
بوڑھی جادوگرنی کے پاس آ گیا۔

اس نے آتے ہی کہا!

"خالہ ملکہ!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں تمہیں کالا علم بتانے آیا ہوں"

بوڑھی جادوگرنی نے کہا!

"میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔ بتاؤ! کالے علم کا سب سے بڑا اسم، سب سے بڑا منتر کیا ہے"

سامری بولا!

"کالے علم کا سب سے بڑا منتر ڈاگری منتر ہے۔ یہ یا مجھے معلوم ہے یا دیوتاؤں کو معلوم ہے۔ اب پہلی بار میں یہ منتر تمہیں بتا رہا ہوں"

اور پھر سامری نے بوڑھی جادوگرنی کو کالے علم کا ڈاگری منتر بتا دیا۔ بوڑھی جادوگرنی نے فوراً اس منتر کو یاد کر لیا۔ یہ منتر ایسا تھا کہ اس کو پڑھ کر اگر پتھر پر پھونکا جائے تو پتھر میں جان پڑ جاتی ہے۔

سامری کہہ رہا تھا!

"پتھر میں جان پڑنے کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت پتھر پر جس آسمانی روح یا بدروح کا سایہ ہوگا۔ وہی بدروح زندہ ہو جائے گی"

بوڑھی جادوگرنی نے سوال کیا۔

"اگر میں اس منتر کو پڑھ کر زندہ انسان پر پھونکوں تو کیا اثر ہوگا؟"

سامری بولا! اگر تو اسے کسی زندہ انسان پر پھونکے گی تو وہ وہیں مر جائے گا اور اس منتر کی گرمی سے پگھل کر پانی بن جائے گا۔ لیکن اگر تو اسے کسی مردے پر پھونکے گی تو وہ لوہے کا آدمی بن جائے گا۔ قبر میں اٹھ کر بیٹھ جائے گا اور تمہارے ہر حکم کی تعمیل کرے گا۔ تو اسے جو کہے گی۔ وہ وہی کرے گا"

بوڑھی جادوگرنی مکاری سے مسکرانے لگی۔ سامری چلا گیا۔ بوڑھی جادوگرنی کالا علم حاصل کر کے بہت خوش ہوئی۔ جادوگروں کی دنیا کی تو وہ ملکہ بن گئی تھی مگر اب اس کی خواہش تھی کہ دنیا کے لوگوں پر بھی ملکہ بن کر حکومت کرے۔ چنانچہ اس نے واپس ساریگان شہر جا کر وہاں کے محل پر قبضہ جمانے کا فیصلہ کر لیا۔ تھیوسانگ اب اس کے لئے بیکار تھا۔ اس سے جو کام لینا تھا بوڑھی جادوگرنی نے لے لیا تھا۔ پھر بھی وہ اسے اپنے سے الگ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ یہ اس کے ملکہ ہونے کا ثبوت تھا۔ چنانچہ بوڑھی جادوگرنی نے تھیوسانگ کو اپنے ساتھ لے جانے کی بجائے وہیں کوہ قاف والی اپنی کوٹھڑی میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں پلنگ کے نیچے گڑھا کھود کر دبا دیا اور خود سارنگان شہر کی طرف روانہ ہو گئی۔ اس کے پاس اب کالا علم تھا چنانچہ وہ ہوا میں پرواز کرتی ہوئی سارنگان میں اپنے مکان پر پہنچ گئی۔ دوسری طرف ماریا بھی کیٹی اور جولی سانگ کو لے کر ورگان پہنچ گئی جہاں یاکوس کی حویلی میں ناگ اور عنبر سانپوں کی شکل میں بوتلوں میں بند کوٹھڑی میں زمین میں دفن تھے۔

ورگان شہر میں آکر ماریا کیٹی اور جولی سانگ نے شہر سے باہر ایک ویران کھنڈر میں ڈیرا جما لیا۔

اب ماریا نے کہا!

"یاکوس وہی مردہ ہے جو ناگ کے ڈسنے سے زندہ ہو گیا تھا۔ میں یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ اس کے پاس ناگ ہے کہ نہیں مگر بہرحال مجھے اس کی حویلی کی ایک بار پھر تلاشی لینی ہو گی۔ تم دونوں اسی جگہ ٹھہرو۔ میں بہت جلد واپس آجاؤں گی۔"

کیٹی اور جولی سانگ کو کھنڈر میں چھوڑ کر ماریا ایک بار پھر یاکوس کی حویلی کی طرف آگئی۔ اس نے حویلی کے سارے کمرے اور کوٹھڑیوں کی تلاشی لی مگر اسے ناگ یا عنبر میں سے کوئی دکھائی نہ دیا۔ ماریا کو کیسے پتہ چلتا۔ کیونکہ ناگ اور عنبر بوتلوں میں سانپ کی شکل میں بند زمین کے نیچے دفن تھے۔ ماریا نے واپس آکر کیٹی اور جولی سانگ کو بتایا کہ اگرچہ حویلی میں ہمارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے پھر بھی میرا دل کہتا ہے کہ اس زندہ مردے یاکوس کو ناگ کے بارے میں پتہ ہے کہ وہ کہاں ہے۔

کیٹی نے کہا!

"تو اس سے یہ راز کیسے معلوم کیا جائے۔"

ماریا کچھ سوچ رہی تھی۔

جولی سانگ بولی!

"یاکوس مردے کا اعتماد حاصل کرنے کے بعد ہی اس سے یہ راز معلوم کیا جا سکتا ہے۔"

ماریا نے کہا!

"یہ کام جولی سانگ کر سکتی ہے۔ کیونکہ یاکوس مردے نے جولی سانگ کو ابھی تک نہیں دیکھا۔"

آخر یہ طے پایا کہ جولی سانگ حویلی میں جا کر یاکوس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مردے سے جا کر ملاقات کرے گی۔ اسے اپنی طاقت
یہ کہہ کر بتلائے گی کہ یہ اسے ایک افریقی جادوگر نے
عطا کی تھی۔ اور یوں یاکوس کا اعتماد حاصل کر کے
اس سے ناگ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے
کی کوشش کرے گی۔ جولی سانگ تیار ہو گئی۔

ماریا نے کہا:

" میں تمہارے ساتھ ہوں کیٹی!
تم اسی کھنڈر میں رہنا۔ میں جولی سانگ کو حویلی
میں چھوڑ کر اور کچھ دیر کے بعد واپس آجاؤں
گی۔"

کیٹی نے کہا:

" کاش! میں بھی تمہاری کوئی مدد کر سکتی۔"

ماریا بولی:

" تم اسی کھنڈر میں رہ کر ہماری مدد کرو گی۔"

ماریا اور جولی سانگ یاکوس کی حویلی کی طرف روانہ
ہو گئیں۔ دن کا وقت تھا۔ یاکوس اپنی عالی شان حویلی
کے کمرے میں ٹھاٹھ سے ریشمی بستر پر بیٹھا پھل کھا رہا تھا
کہ نوکر نے آکر اطلاع دی کہ ایک خوبصورت نوجوان
لڑکی اس سے ملنے کی خواہشمند ہے۔

یاکوس نے کہا:

" اسے اندر بھیج دو۔"

تھوڑی دیر بعد نوکر جولی سانگ کو لے کر کمرے میں
آ گیا۔ یاکوس مردے نے غور سے جولی سانگ کو دیکھا
اور کہا:

" تم مجھ سے کس لئے ملنا چاہتی ہو؟ اگر تمہیں
یہاں نوکری کی ضرورت ہے تو آج سے ہی
دوسری کنیزوں کے ساتھ کام کرنا شروع کر دو۔"

جولی سانگ نے کہا:

" میں تم سے ایک خاص بات کرنے آئی ہوں
مگر تنہائی میں کروں گی۔"

یاکوس مردے نے اشارہ کیا۔ کمرے سے ساری
کنیزیں اور نوکر چلے گئے۔ جب جولی سانگ اور یاکوس
کمرے میں اکیلے رہ گئے تو یاکوس نے کہا:

" اب بتاؤ تم کیا کہنا چاہتی ہو۔"

جولی سانگ نے کہا:

" میرا نام جولی ہے اور میں کوہ قاف سے آئی
ہوں۔"

یاکوس سنبھل کر بیٹھ گیا۔ پھر ہنس کر بولا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم کوہ قاف سے آئی ہو؟ کوہ قاف میں تو پریاں
رہتی ہیں اور تم مجھے پری نہیں لگ رہی ہو۔"
جولی سانگ کہنے لگی:
"میں پری نہیں ہوں بلکہ کوہ قاف کے ایک
جادوگر کی بیٹی جولی ہوں۔ میرا باپ مر گیا ہے۔
میرے پاس ایک خاص طلسمی طاقت ہے۔ میرے
رشتے دار اس طاقت کی وجہ سے مجھے ہلاک
کر دینا چاہتے تھے۔ میں جان بچا کر یہاں بھاگ
آئی ہوں۔ میں نے لوگوں سے تمہاری تعریف سنی
کہ تم بڑے اچھے آدمی ہو۔ اس لئے تمہارے پاس
آگئی ہوں۔ اگر تم مجھے اپنے پاس رکھ لو اور
مجھے میرے جادوگر رشتے داروں سے بچا لو تو میں
اپنی طاقت تمہارے استعمال میں لا سکتی ہوں۔"
یاکوس کی آنکھیں جولی سانگ پر جمی ہوئی تھیں۔ جولی
سانگ محسوس کر رہی تھی کہ یاکوس کی نگاہوں میں مردہ
آنکھوں کی ٹھنڈک اور بے جان پن ہے۔ یاکوس مردہ
بڑے غور سے جولی سانگ کی باتیں سن رہا تھا۔ جب جولی
سانگ نے اپنی بات کہہ دی تو وہ بولا:
"کیا تم مجھے اپنی طاقت کا مظاہرہ کر کے دکھا
سکتی ہو؟"
"کیوں نہیں" جولی سانگ نے کہا:
"مگر اس شرط پر کہ تم اس کا ذکر کسی سے
نہیں کرو گے اور میری طاقت کو لوگوں کی بھلائی
کے لئے استعمال کرو گے۔"
یاکوس نے عیاری سے کہا:
"میں نے تو ہمیشہ لوگوں کی بھلائی کے کام ہی
کئے ہیں۔ تم بے فکر ہو کر مجھے اپنی طاقت دکھاؤ۔"
جولی سانگ کہنے لگی:
"یہ طاقت مجھے میرے باپ دادا کی طرف سے
ملی ہے اور خالص ہماری خاندانی چیز ہے۔"
پھر جولی سانگ نے کونے میں پڑے ہوئے لوہے
کے بھاری صندوق کی طرف اشارہ کیا اور بولی:
"میں اپنی آنکھ کی سفید شعاع سے اس بھاری
صندوق کو زمین سے پندرہ فٹ اونچا اٹھا لوں
گی۔ تم دیکھتے رہنا۔"
اور جولی سانگ نے ایسا ہی کیا۔ اس نے صندوق پر
نظر ڈالی اور اپنی آنکھ سے سفید شعاع نکال کر صندوق پر
ڈالی۔ پھر ایسا ہوا کہ یاکوس کی نظروں کے سامنے لوہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا بھاری بھرکم صندوق اپنے آپ فرش پر سے اٹھا اور آہستہ آہستہ بلند ہوتا ہوا پندرہ فٹ فضا میں جا کر ٹھہر گیا۔ جولی سانگ کی آنکھیں صندوق پر ٹکی ہوئی تھیں۔

وہ بولی:

"یہ میری پہلی طاقت ہے۔"

یاکوس تو بھونچکا سا ہو کر صندوق کو فضا میں لٹکا ہوا دیکھ رہا تھا۔ پھر جولی سانگ صندوق کو آہستہ سے نیچے لے آئی۔ یاکوس نے بڑے اشتیاق سے پوچھا:

"تمہاری دوسری طاقت کون سی ہے جولی؟"

جولی سانگ نے کہا:

"اس طاقت کا مظاہرہ میں تمہاری حویلی کی چھت پر جا کر کر سکتی ہوں۔ میرے ساتھ چھت پر آؤ اور ایک پتھر ساتھ لیتے چلنا۔"

یاکوس نے کہا:

"فکر نہ کرو اوپر پتھر موجود ہے۔"

جولی سانگ یاکوس کو لے کر چھت پر آ گئی۔ چھت پر کونے میں ایک بڑا پتھر پڑا تھا۔ ماریا بھی ان کے ساتھ تھی۔

جولی سانگ نے یاکوس سے کہا:

"اس پتھر پر نظریں جمائے رکھنا۔"

اتنا کہہ کر جولی سانگ نے اپنی آنکھ سے نیلی شعاع نکال کر پتھر پر ڈالی۔ نیلی شعاع ایک راکٹ کی طرح پتھر پر پڑی اور دھماکے کے ساتھ پتھر کے ٹکڑے اڑ گئے۔

یاکوس تو حیران ہو کر جولی سانگ کو دیکھتا رہ گیا۔ اتنی طاقت تو اس نے کسی کے پاس کبھی نہیں دیکھی تھی۔

فوراً بولا:

"جولی! آج سے تم میری دوست ہو۔ میرے پاس بھی کچھ طاقت ہے مگر میں وقت آنے پر بتاؤں گا۔ لیکن میں تمہاری طاقت سے بڑا متاثر ہوا ہوں۔"

جولی سانگ نے شکریہ ادا کیا اور بولی:

"بس مجھے اپنے رشتہ دار جادوگروں سے صرف اتنا ہی ڈر لگتا ہے کہ کہیں وہ یہاں آکر مجھے اپنے طلسم سے آگ نہ لگا دیں۔ میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے اپنی حویلی میں کچھ دیر کے لئے چھپنے کے واسطے جگہ دے دو۔ اس کے معاوضے میں تم میری طاقت استعمال کر سکتے ہو۔"

یاکوس کے ذہن میں ایک نیا خیال جنم لے چکا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ جولی کی طاقت کے ذریعے ملک سارنگان کے بادشاہ کے محل پر قبضہ کر لے اور بادشاہ بن کر حکومت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرے۔ مگر اس نے جولی کو اپنے دل کا حال نہ بتایا۔

کہنے لگا!

"تم بالکل بے فکر ہو کر میری حویلی میں رہو۔ اگر تمہارے رشتے دار جادوگر کوہ قاف سے آئے تو مجھے اس کا پتہ چل جائے گا۔ اور میں انہیں حویلی میں داخل نہیں ہونے دوں گا۔ میں حویلی کے گرد ایک حصار کھینچ دوں گا۔ جس کے اندر اگر کوئی جادوگر اگر داخل ہو گا تو غش کھا کر گر پڑے گا۔"

جولی سانگ حویلی میں رہنے کا فیصلہ کر کے ایک کمرے میں آگئی۔ یاکوس اس کے ساتھ تھا۔

کہنے لگا!

"یہ کمرہ بالکل الگ تھلگ ہے اور تم یہاں حفاظت سے رہ سکو گی۔"

جب یاکوس چلا گیا تو ماریا نے جولی سانگ سے کہا۔

"یہ کام تو ہو گیا۔ اب تمہارا فرض ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس یاکوس مردے سے ناگ یا عنبر کے بارے میں معلومات حاصل کرو۔ تاکہ ہم ناگ تک پہنچ سکیں۔"

جولی سانگ نے کہا!

"میری پہلی کوشش یہی ہو گی۔ تم بے فکر رہو اور اب کیٹی کے پاس جاؤ۔ وہ اکیلی ہو گی۔"

ماریا سیدھی وہاں سے کھنڈر میں آگئی۔ کیٹی کو سارا حال سنایا۔

کیٹی نے کہا!

"کیا ہم اتنی دیر تک اس کھنڈر میں ہی رہیں گے؟"

ماریا بولی!

"اس کے سوا اور کہاں جا سکتے ہیں! جولی سانگ اسی شہر کی حویلی میں ہے۔ ممکن ہے وہ دو ایک دنوں میں ہی ناگ کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرلے۔ ایسی صورت میں ہمارا اس کے قریب ہونا بہت ضروری ہو گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم اسی کھنڈر میں کچھ وقت گزارتے ہیں۔"

کیٹی نے اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا۔ اب ماریا اور کیٹی شہر درگان کے باہر والے کھنڈر میں رہنے لگے اور جولی سانگ مردہ انسان یاکوس کی حویلی میں رہنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گی۔ عنبر اور ناگ سانپوں کی شکل میں بوتلوں میں بند تھے۔ جن کو یاکوس نے اپنی حویلی کی ایک کوٹھڑی میں زمین کے نیچے دفن کر رکھا تھا۔ جبکہ دوسری طرف بھیو سانگ کو خالہ جادوگرنی نے کوہ قاف والے محل میں ایک کوٹھڑی میں زمین میں دبا دیا تھا۔ جادوگرنی ساریگان شہر کی طرف جا رہی تھی۔ اس کے پاس ایسا کالا علم تھا جس کی مدد سے وہ کسی بھی شئے میں جان ڈال سکتی تھی۔ جادوگرنی اور بھیو سانگ کو ہم اسی جگہ چھوڑتے ہیں اور ابھی جولی سانگ کے ساتھ ہی رہتے ہیں۔

جولی سانگ کی طاقت مردہ انسان یاکوس پر ظاہر ہو چکی تھی اور وہ اس کی مدد سے ساریگان کے بادشاہ کے تخت پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ دوسری طرف خالہ جادوگرنی بھی اپنے کالے علم کی طاقت سے ساریگان کے بادشاہ کے تخت پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھی۔ یاکوس نے جولی سانگ کو اپنے دل کا حال نہیں بتایا تھا۔ وہ اس کی بڑی آؤ بھگت کرتا۔ ایک روز اس نے جولی سانگ سے کہا:

"جولی! کبھی تم نے سوچا ہے کہ تمہارے پاس جو طاقت ہے اور میرے پاس جو طاقت ہے۔ ان کی مدد سے ہم ساری دنیا پر قبضہ کر سکتے ہیں۔"

جولی سانگ سمجھ گئی کہ یاکوس اصل مقصد کی طرف آ رہا ہے۔ کہنے لگی:

"ہم ساری دنیا پر قبضہ کر کے کیا کریں گے؟"

یاکوس بولا:

"ہم دنیا کے مالک ہوں گے۔ ساری دنیا پر ہماری حکومت ہو گی۔ ہماری خوشیوں کا ہمارے خزانے اور دولت کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہو گا۔"

جولی سانگ نے کہا:

"اگر تم یہی چاہتے ہو تو پھر مجھے سوچنے کا موقع دو۔ مجھے اپنے رشتے دار جادوگروں سے ڈر لگتا ہے وہ اپنے طلسم سے مجھے بھسم کر کے ختم کر سکتے ہیں۔"

یاکوس نے جلدی سے کہا:

"وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہم ان کو اپنا نوکر رکھ لیں گے۔ ہم دنیا کے مالک ہوں گے۔ بڑے بڑے جادوگر ہماری خدمت کریں گے۔"

جولی سانگ بولی:

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔ تمہاری ہر طرح سے مدد کروں گی۔ مگر مجھے ایک اور بات کا بھی ڈر ہے اور وہ یہ ہے کہ مجھے میرے دادا نے ایک بار کہا تھا۔ جولی! اگر تم پر کسی جادو کا وار چل گیا اور تو مر گئی تو پھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تیرا سارا کھیل ختم ہو جائے گا۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ کسی جادوگر کا مجھ پر وار چلے۔ میں نے اپنے دادا سے پوچھا کہ اس کا کوئی توڑ ہے؟

دادا نے کہا تھا کہ اگر تو اپنے آپ کو ناگ دیوتا سے ڈسوائے تو پھر تجھ پر کوئی جادو بھی نہیں چلے گا اور تو ہمیشہ زندہ رہے گی۔"

یاکوس نے جولی کا ہاتھ تھام لیا اور خوشی سے بولا!

"جولی! یہ تو بڑی آسان بات ہے۔ خوش قسمتی سے میرے پاس ناگ دیوتا سانپ کی شکل میں موجود ہے۔"

جولی سانگ کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ جس مقصد کے لئے وہ وہاں آئی تھی وہ پورا ہونے والا تھا۔

اس نے کہا!

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو یاکوس؟ تم کو ناگ دیوتا کہاں سے ملا؟"

یاکوس بولا!

"بس یہ مت پوچھو کہ ناگ دیوتا کہاں سے ملا! اس وقت ناگ دیوتا میرے پاس موجود ہے۔ تم اسی کمرے میں بیٹھو۔ میں ابھی ناگ دیوتا کو لاتا ہوں تم ابھی ہمیشہ کی زندگی حاصل کرلوگی۔ میں ابھی آتا ہوں۔"

یاکوس فوراً باہر نکل گیا۔ یاکوس اتنا احمق نہیں تھا کہ جولی کو ناگ دیوتا سے ڈسوا کر اسے ہمیشہ کی زندگی دے کر اسے اپنے سر پر سوار کروا لیتا۔ وہ تو چاہتا تھا کہ جولی کی طاقت کو استعمال کرکے سارلیگان کا تخت حاصل کرلے اس کے بعد ملک مصر کی حکومت پر حملہ کرکے قبضہ کر لے اور پھر جولی کو ہلاک کروا ڈالے تاکہ وہ اکیلا ساری دنیا کا مالک بن جائے۔ چنانچہ وہ حویلی سے نکل کر سیدھا بازار میں ایک سپیرے کے پاس گیا۔ جو اس کا واقف تھا اس نے سپیرے سے کہا!

"مجھے ایک ایسا سانپ چاہئے جو دوسرے سانپوں سے مختلف ہو۔ اور جس کے زہر میں موت کا اثر نہ ہو۔ جس کے کاٹنے سے انسان مر نہ سکتا ہو۔"

سپیرے نے اسے ایک ایسا سانپ دکھایا جو سبز اور سرخ رنگ کا تھا۔ اور جس کے سر پر چھوٹا سا سفید تاج بھی تھا۔

سپیرے نے کہا!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ سانپوں کا سرتاج ہے۔ مگر اس کا زہر میں نے نکال لیا ہے۔ اس کے زہر کی تھیلی میں ابھی زہر پیدا نہیں ہوا۔ تم اسے لے جاؤ۔ اس کے کاٹنے سے کچھ بھی نہیں ہوگا۔"

یاکوس نے سپیرے کو سونے کے دو سکے دئے اور بولا!

"میں کل یہ سانپ تمہیں واپس کر جاؤں گا۔"

سانپ لے کر یاکوس حویلی میں آگیا۔ جولی اپنے کمرے میں بیٹھی ناگ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ جولی نے ناگ کو سانپ کے روپ میں دیکھ رکھا تھا۔ مگر وہ یہ بھی جانتی تھی کہ ناگ پر اس وقت جادو کا اثر ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ وہ کسی عجیب طرح سے سانپ کی شکل میں ہو۔ اتنے میں یاکوس کمرے میں آگیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پٹاری اٹھا رکھی تھی۔

آتے ہی بولا!

"جولی! تم بڑی خوش قسمت ہو۔ اگر اس وقت میرے پاس ناگ دیوتا سانپ کی شکل میں نہ ہوتا تو پھر وہ ہمیں کہیں نہیں مل سکتا تھا۔ لو میں ناگ دیوتا لے آیا ہوں اس سے اپنا آپ ڈسوا لو پھر

تم پر ہر قسم کا جادو حرام ہو جائے گا۔ اور تم غیر فانی بھی ہو جاؤ گی۔"

اور یاکوس نے پٹاری میں سے سفید تاج والا سانپ نکال کر جولی کی طرف بڑھایا۔ جولی سانگ نے غور سے سانپ کو دیکھا۔ ابھی اسے سانپ کی زبان نہیں آتی تھی ورنہ وہ ناگ سے ضرور پوچھتی کہ کیا تم ناگ ہو؟ تاج دیکھ کر وہ یہی سمجھی کہ یہی ناگ ہے۔ چونکہ سانپ کے ڈسنے سے جولی سانگ پر کیٹی اور تھیو سانگ کی طرح زہر کا اثر نہیں ہوتا تھا اس لئے وہ تیار ہو گئی۔ ویسے بھی وہ یاکوس کو دھوکہ دے کر ناگ سانپ وہاں سے اڑا لینا چاہتی تھی۔ اس نے ہاتھ آگے کر دیا۔ سفید تاج والے سانپ نے اسے ڈس لیا۔ مگر وہ جولی سانگ کے جسم میں زہر داخل نہ کر سکا۔ کیونکہ اس کے پاس زہر تھا ہی نہیں۔ جولی سانگ کو بھی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

اس نے یاکوس سے کہا!

"یہ سانپ تم میرے پاس ہی رہنے دو۔ مجھے یہ اچھا لگتا ہے۔"

یاکوس بولا!

"نہیں جولی! یہ ایک مقدس امانت ہے۔ میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے جہاں سے لایا ہوں وہاں اس کا واپس جانا
بہت ضروری ہے۔"

اور یاکوس سانپ پٹاری میں بند کر کے اپنے ساتھ لے گیا۔ اس نے سانپ سپیرے کے حوالے کر دیا اور کہا کہ وہ اسے کسی دوسرے شہر پہنچا دے۔ جولی ہوا میں ماریا کی طرح اڑ نہیں سکتی تھی۔ ورنہ وہ اس کے پیچھے پیچھے جاتی۔ شام کو جولی نے دریا کی سیر کا بہانہ بنایا اور سیدھی غار میں کیٹی اور ماریا کے پاس آ گئی۔ اس نے ساری کہانی سنائی۔ ماریا بولی!

"وہ ناگ نہیں ہو سکتا۔ اگر ناگ ہوتا تو تم کو کبھی نہ ڈستا۔"

کیٹی نے کہا:

"ہو سکتا ہے ناگ پر جادو کیا گیا ہو۔ وہ جولی سانگ کو پہچان ہی نہ سکتا ہو۔"

جولی سانگ بولی!

"میرا بھی یہی خیال ہے ناگ پر ضرور جادو کیا گیا ہے اب مجھے معلوم نہیں کہ یاکوس اسے کہاں سے لایا تھا اور کہاں لے گیا ہے۔"

ماریا نے کہا:

"وہ ضرور اسے کسی خفیہ جگہ سے لایا ہو گا۔ وہ اسے مقدس جگہ کہہ رہا تھا۔ تو پھر وہ ضرور کوئی خانقاہ یا مندر ہو گا۔ ہمیں شہر کے سارے مندروں اور خانقاہوں کی تلاشی لینی ہو گی۔"

جولی سانگ کہنے لگی!

"وہ اس سانپ کے سر پر سفید تاج تھا۔ یہ تم یاد رکھنا ماریا۔"

"ہاں مجھے یاد ہے میں ابھی جاتی ہوں۔"

یہ کہہ کر ماریا شہر کے مندروں کی طرف اور جولی سانگ واپس یاکوس کی حویلی کی طرف چلی گئی۔ اب ایسا ہوا کہ اسی رات وہ وقت آ گیا جب یاکوس نے اصلی ناگ سانپ سے اپنے جسم کو دوبارا ڈسوانا تھا۔ کیونکہ ہر ماہ ناگ سانپ سے کٹوانا ضروری تھا۔ ورنہ یاکوس پھر مردہ ہو کر خاک ہو جاتا رات آدھی ہو گئی تو یاکوس اپنے کمرے سے نکل کر اس کوٹھڑی کی طرف بڑھا جس کے فرش کے نیچے ناگ اور عنبر سانپوں کی شکل میں بوتلوں میں بند کر کے دفن کر دیے گئے تھے۔ یاکوس نے گڑھا کھول کر ناگ کی بوتل باہر نکالی اور سانپ سے کہا!

"میں آ گیا ہوں ناگ سانپ! مجھے ایک بار پھر کاٹو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تم مجھے کاٹنے کے پابند ہو۔"

ناگ نیم بے ہوشی میں تھا۔ اس نے یاکوس کے پاؤں پر اسی طرح کاٹ دیا جس طرح پہلی بار اسے قبر میں کاٹا تھا۔ یاکوس نے فوراً ناگ کو بوتل میں ڈالا اور گڑھے میں رکھ کر اسے بند کر دیا۔ اِس کے ساتھ ہی دوسری بوتل میں عنبر بھی سُرخ سانپ کی شکل میں بے ہوش پڑا تھا۔ یاکوس واپس اپنے کمرے میں آکر سو گیا۔ اب وہ ایک مہینے کے لئے آزاد تھا۔ دوسری طرف ماریا نے شہر کے سارے مندر اور خانقاہیں دیکھ ڈالیں۔ اسے سفید کلغی والا سانپ کہیں بھی نظر نہ آیا۔ اب ماریا اور کیٹی نے کسی سانپ کو بلا کر اس سے مدد لینے کا فیصلہ کر لیا۔ اس وقت ماریا نے خاص آواز نکالی اور اسی وقت کھنڈر میں ایک سانپ آگیا۔ ماریا نے اسے بتایا کہ وہ ناگ دیوتا کی بہن ہے۔

سانپ نے ادب سے تعظیم کی اور بولا!

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن! میں کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

ماریا نے اسے کہا کہ ناگ دیوتا کا ہمیں کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں ہے کیا تم اس کا سراغ لگا کر ہمیں بتا سکتے ہو

سانپ بولا!

"عظیم ناگ دیوتا کی بہن! ہمیں اس وقت ناگ دیوتا کی دھیمی دھیمی خوشبو صرف تمہارے کپڑوں سے آرہی ہے۔ اس کے سوا ہمیں ناگ دیوتا کی خوشبو کسی طرف سے بھی نہیں آرہی۔ اس کا مطلب ہے کہ ناگ دیوتا اس علاقے میں کہیں بھی نہیں ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"تم ایک بار کوشش تو کرو اور دوسرے سانپوں کو بھی کہو کہ وہ ناگ دیوتا کو تلاش کریں۔"

سانپ بولا!

"بہتر ہے میں ابھی معلوم کر کے دیکھتا ہوں۔ ویسے یہ آپ کی تسلی کے لئے کر رہا ہوں۔ ورنہ مجھے ناگ دیوتا کی خوشبو اس ملک سے کہیں سے بھی نہیں آرہی۔"

سانپ چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور بولا۔

"ناگ دیوتا کا کہیں کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ ناگ دیوتا کی تلاش میں اس علاقے کے تمام سانپ گئے تھے۔ سب نے آکر بتایا کہ ناگ دیوتا علاقے میں کہیں نہیں ہیں۔"

کیٹی اور ماریا نے سانپ کا شکریہ ادا کیا۔ سانپ چلا گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے ٹھنڈا سانس بھرا اور کہنے لگی۔

"اب کیا کریں! ناگ عنبر اور تھیو سانگ کا تو کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ میرا تو خیال ہے کہ ہمیں اب جولی سانگ کو لے کر کسی دوسرے شہر میں چلے جانا چاہئے۔"

ماریا بولی:

"دو ایک روز اور انتظار کر لیتے ہیں۔ ہو سکتا ہے عنبر ناگ تھیو سانگ کا کوئی سراغ مل جائے۔"

کیٹی خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔ دوسری طرف جولی سانگ بھ پریشان تھی کہ ناگ کا سراغ نہیں مل رہا۔ اور یاکوس اس سارنگان کے بادشاہ کو قتل کرنے کی ترغیب دے رہا ہے جولی سانگ یونہی کسی کو قتل کرنا گناہ سمجھتی تھی۔ اس کی سمجھ کچھ نہیں آ رہا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ بھی واپس گ ماریا کے پاس چلی جائے گی۔

○

خونی مجسمہ

جولی سانگ واپس جانے والی تھی کہ اسے اپنے تکونے ستارے کے میڈل کا خیال آ گیا۔ یہ تکونے ستارے والا خلائی میڈل اس نے یوگسٹ سے حاصل کیا تھا۔ جولی سانگ نے حویلی میں آنے کے بعد اس میڈل کو ایک خفیہ جگہ چھپا دیا تھا۔ یاکوس اس وقت باہر گیا ہوا تھا۔ جولی سانگ اس کوٹھڑی میں گئی جہاں اس نے تکونا ستارہ چھپا رکھا تھا۔ جولی سانگ نے ستارہ باہر نکالا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس کا ایک نگینہ جھلملانے لگا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہاں کوئی عجیب و غریب شے موجود ہے۔ ایسی کون سی شے ہو سکتی ہے! جولی سانگ نے سوچا۔ پھر وہ ستارے کے میڈل کو ساتھ لے کر کوٹھڑی سے باہر نکلی تو نگینے کی روشنی تیز ہو گئی۔ جولی سانگ جدھر روشنی تیز ہو رہی تھی ادھر چلی۔ یہ روشنی اسے ایک بند کوٹھڑی کے باہر لے آئی۔ کوٹھڑی پر تالا لگا ہوا تھا۔ جولی سانگ نے تالے پر سفید شعاع آنکھ سے نکال کر ڈالی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تالا کھل گیا۔ جولی سانگ کوٹھڑی میں آگئی۔

کوٹھڑی میں اندھیرا تھا۔ میڈل کا نگینہ زور زور سے چمک رہا تھا۔ جولی سانگ نے ستارے کو ایک طرف جھکایا تو اس کی شعاعیں ایک جگہ مرکوز ہو گئیں۔ جولی سانگ نے جھک کر دیکھا۔ وہاں زمین نرم تھی۔ لگتا تھا کسی نے یہاں گڑھا کھود کر کوئی شے دبا رکھی ہے۔ جولی سانگ نے گڑھے کو کھود ڈالا اسے اندر دو بوتلیں دکھائی دیں۔ جولی سانگ نے انہیں باہر نکالا۔ ان میں سے ایک میں سیاہ سانپ اور دوسری میں سرخ سانپ بند تھا۔ جولی سانگ نے جلدی سے بوتلیں اپنے لباس میں چھپالیں اور کوٹھڑی سے باہر آکر تالا دوبارہ لگا دیا۔ وہ حویلی سے نکلی اور گھوڑے پر سوار ہو کر سیدھی کیٹی اور ماریا کے پاس آگئی۔ انہیں بوتلیں دکھائیں تو ماریا نے چلّا کر کہا:

"ان میں سے ایک ضرور ناگ ہے۔"

انہیں یہ خبر ہی نہیں تھی کہ سرخ سانپ عنبر ہے۔ کیٹی نے دونوں سانپوں کو بوتلوں سے باہر نکال لیا۔ سرخ سانپ یعنی عنبر بے ہوش تھا۔ سیاہ سانپ یعنی ناگ ہوش میں تھا مگر بے حس ہو رہا تھا۔ بول نہیں سکتا تھا۔ سن سکتا تھا ماریا نے سانپ کی آواز میں کہا:

"کیا تم ناگ ہو؟"

ناگ جواب نہیں دے سکتا تھا۔ وہ چپ چاپ زمین پر لیٹا رہا۔ کیٹی نے کہا:

"ماریا! لگتا ہے اگر یہ ناگ ہے تو اس پر کسی نے طلسم کر رکھا ہے۔ یہ بول نہیں سکتا۔"

جولی سانگ بولی:

"دوسرا لال سانپ تو بالکل بے ہوش ہے۔"

کیٹی نے کہا:

"خدا جانے وہ کون سا سانپ ہے۔ یہ کالا سانپ مجھے ناگ ہی لگتا ہے۔"

پھر کیٹی نے کالے سانپ سے کہا:

"اگر تم ناگ ہو اور بول نہیں سکتے تو اپنی جگہ سے بل کر گول چکر لگا کر بتاؤ کہ تم ناگ ہی ہو۔"

ناگ نے یہ سنا تو بڑی مشکل سے آہستہ آہستہ کوشش کرتے ہوئے اپنے جسم کو رینگنے لگا۔ اس نے بے حد کوشش کے بعد اپنے جسم کو گول چکر میں گھما دیا۔ کیٹی ماریا اور جولی سانگ خوشی سے اچھل پڑے۔

"یہ ناگ ہے۔ یہ ناگ بھیا ہے۔"

انہوں نے فوراً سانپ کو اٹھا کر باری باری پیار کیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور کہا:

"ناگ بیٹا! فکر نہ کرو۔ تم ہمارے پاس آگئے ہو۔ تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ یہ بتاؤ کہ یہ لال سانپ کون ہے!"

ناگ کو بالکل معلوم نہیں تھا کہ دوسری بوتل والا لال سانپ عنبر ہے۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

ماریا نے کہا:

"اگر تم اس لال سانپ کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تو ایک بار پھر اپنے جسم کو گول گھما دو۔"

ناگ نے اپنے جسم کو گول چکر میں گھما دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ لال سانپ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

ماریا کہنے لگی!

"میرا خیال ہے اس لال سانپ کو دریا کے کنارے چھوڑ آتے ہیں۔ یہ اس یاکوس مردے نے جانے کس لئے رکھ چھوڑا تھا۔"

کیٹی نے کہا:

"میرا خیال ہے اسے دریا میں بہا دیتے ہیں۔ یہاں چھوڑا تو ہو سکتا ہے یہ واپس یاکوس کے پاس چلا جائے اور یاکوس کو ہمارے بارے میں بتا دے۔ یہ جادو کا سانپ بھی ہو سکتا ہے۔"

"اچھا خیال ہے" ماریا بولی "لاؤ میں اسے دریا میں ڈال آتی ہوں۔"

انہوں نے بے ہوش عنبر یعنی لال سانپ کو دوبارہ بوتل میں ڈال کر بوتل کو بند کیا اور اسے لے کر دریا کی طرف چل دی دریا زیادہ دور نہیں تھا۔ ماریا نے سانپ والی بوتل کو دریا میں پھینک دیا۔ بوتل لال سانپ یعنی عنبر کو لے کر دریا کی لہروں پر آگے کی طرف بہنے لگی۔ ماریا واپس آگئی۔

کیٹی اور جولی سانگ ناگ کو اپنے پاس گھاس پر لٹائے بیٹھی اس سے باتیں کر رہی تھیں۔

ماریا آتے ہی بولی!

"ناگ تو ہمیں مل گیا۔ اب ہمیں یہاں سے کوچ کر جانا چاہئے۔ کیونکہ یاکوس کے حملے کا خطرہ بھی ہے وہ زندہ مردہ ہے۔ اور جولی سانگ کے کہنے کے مطابق اس میں غیبی طاقت ضرور ہے۔"

کیٹی نے اسی وقت ناگ کو ایک تھیلی میں بند کیا اور تھیلی ماریا نے پکڑ لی۔ اس کے ہاتھ میں آتے ہی ناگ کی تھیلی غائب ہو گئی۔ اس وقت رات ہو رہی تھی۔ جولی سانگ نے کہا کہ ہمیں رات اسی جگہ بسر کرنی چاہئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

صبح صبح یہاں سے نکلیں گے۔ کیٹی اور ماریا کا خیال تھا کہ انہیں اسی وقت وہاں سے چل دینا چاہئے۔ آخر جولی سانگ کو بھی ماننا پڑ گیا۔ تینوں سہیلیاں کھنڈر سے نکلیں۔ کیٹی اور جولی سانگ اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو گئیں اور ماریا ان کے اوپر اڑنے لگی اور وہ شمال کی جانب روانہ ہو گئیں۔ شمال میں ملک ایران کی سلطنت تھی۔ جس کے شمال میں کوہ قاف کا پہاڑی سلسلہ تھا۔ یہی وہ کوہ قاف تھا۔ جس کے ایک محل کی کوٹھڑی میں تھیو سانگ گڑھے میں چھوٹے قد کا ہو کر بے حس و حرکت بند پڑا تھا۔ دوسری طرف عنبر لال سانپ کی شکل میں بے ہوشی کے عالم میں بوتل میں بند لہروں پر بہتا جا رہا تھا۔

اب ہم یاکوس کی طرف واپس آتے ہیں۔ وہ جب حویلی میں واپس آیا تو دیکھا کہ جولی غائب ہے اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ جب جولی کہیں نظر نہ آئی تو اس کا ماتھا ٹھنکا جلدی سے کوٹھڑی میں گیا۔ دیکھا تو دونوں سانپ غائب تھے۔ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ لال سانپ کا اسے کوئی افسوس نہیں تھا۔ مگر ناگ سانپ کا اسے بہت افسوس تھا۔ اس کے بغیر وہ ایک مہینہ ہی زندہ رہ سکتا تھا۔ وہ تو گھبرا گیا۔ گھوڑے پر بیٹھ کر حویلی سے نکلا اور جولی کی تلاش شروع کر دی۔ مگر اس وقت تک جولی سانگ کیٹی اور ماریا وہاں سے بہت دور نکل چکے تھے۔ یاکوس مایوس ہو کر حویلی میں واپس آگیا۔ اسے چین نہیں پڑ رہا تھا۔ چین کیسے پڑتا۔ اگر ایک مہینے بعد اسے ناگ سانپ نہیں ڈستا تو وہ مر جائے گا۔ پریشان ہو کر گھوڑے پر بیٹھ کر درگان شہر سے قبرستان کی طرف روانہ ہو گیا کہ وہاں اپنی قبر میں جا کر کسی دوسرے سانپ کو آزمائے یا کسی مردے سے بات کر کے پوچھے کہ ناگ سانپ ادھر تو نہیں آیا۔ اس وقت تک خالہ جادوگرنی یعنی بوڑھی جادوگرنی بھی وہاں پہنچ چکی تھی اس نے ایک قبر کے اوپر کھڑی ہو کر غور سے دیکھا۔ اس قبر پر لکھا تھا۔ کہ یہاں ساریگان کا ایک بہادر ڈاکو دفن ہے بوڑھی جادوگرنی کو ایک ایسا ہی آدمی چاہئے تھا۔ پھر اس نے سوچا کہ اگر اس نے مردے کو اپنے کالے علم کی مدد سے زندہ کر دیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں یا بیوی بچوں کی طرف بھاگ جائے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو زندہ کرے جس کا کوئی رشتہ دار یا بیوی بچے نہ ہوں۔ ایسا شخص کوئی پتھر کا مجسمہ ہی ہو سکتا تھا۔ اس زمانے میں پتھر کے مجسموں کی کمی نہیں تھی۔ ہر شہر کے چوک میں کسی نہ کسی دیوتا یا خیالی ہیرو کا مجسمہ لگا ہوتا تھا۔ بوڑھی جادوگرنی ساریگان شہر کے باہر ایک ویران محل کے کھنڈر میں آگئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کھنڈر میں اس کی نظر ایک سنگِ مرمر کے مجسمے پر پڑی۔ یہ ایک طاقتور مرد کا انسانی سائز کا مجسمہ تھا مجسمے کا ایک بازو ٹوٹا ہوا تھا۔ بوڑھی جادوگرنی کو معلوم تھا کہ جب اس میں جان پڑ گئی تو اس کا بازو خود بخود واپس آجائے گا۔ بوڑھی جادوگرنی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ مجسمہ پہلی صدی عیسوی کے ایک ایسے خطرناک شخص کا تھا جو تھا تو انسان مگر اس پر کسی آسیب کا اثر ہو گیا تھا۔ اور وہ پورے چاند کی رات کو بن مانس بن جاتا تھا۔ اور جو آدمی یا عورت اسے سامنے نظر آجاتی اسے چیر پھاڑ دیتا تھا۔ اس زمانے کے بادشاہ نے اس آدمی کا مجسمہ بنا کر شہر میں لگا دیا تھا۔ کہ اس بن مانس نما خونی انسان سے خبردار رہو۔ اس کے نیچے ایک تختی بھی لکھ کر لگا دی گئی۔ مگر وہ تختی اب ٹوٹ چکی تھی۔ جس کی وجہ سے بوڑھی جادوگرنی کو غلطی لگ گئی اور اس نے اس مجسمے کو پسند کر لیا۔ وہ اس کے سامنے بیٹھ کر کالے علم کے منتر پڑھنے لگی۔ کافی منتر پڑھنے کے بعد اس نے وہ خاص کالے علم کا منتر پڑھا جو سامری نے اسے بتایا تھا۔ اور جس کے پڑھنے سے پتھر میں بھی جان پڑ جاتی تھی۔

کالا منتر پڑھ کر جادوگرنی نے مجسمے پر پھونک ماری تو اس میں جان پڑ گئی۔ مجسمے نے گردن گھما کر جادوگرنی کو دیکھا پھر اس نے اپنے بازو کو دیکھا جو پورا ہو چکا تھا۔ اب ٹوٹا ہوا نہیں تھا۔

جادوگرنی نے کہا!

"تم میرے غلام ہو۔ میں نے تمہیں زندہ کیا ہے۔ تمہارا نام کیا ہے؟"

مجسمے کے چہرے پر بڑی مکارانہ ہنسی پیدا ہوئی اور اس نے کھڑکھڑاتی مردانہ آواز میں کہا!

"میرا نام جمروت ہے۔"

تم کون ہو؟

جادوگرنی نے کہا!

"میں کوہ قاف کی ملکہ جادوگرنی ہوں۔ میں نے تمہیں اپنے طلسم سے زندہ کیا ہے۔ تم میرے غلام ہو۔ تم میرے حکم کے پابند ہو۔ جو میں کہوں گی وہی تمہیں کرنا ہوگا۔ چل میرے ساتھ۔"

مجسمے نے غراتے ہوئے جادوگرنی پر حملہ کر دیا۔ جادوگرنی نے فوراً دوسرا منتر پڑھ کر پھونکا۔ جمروت کا مجسمہ وہیں پتھر بن گیا۔ جادوگرنی نے اسے پھر کالا منتر پڑھ کر زندہ کیا اور غصے میں کہنے لگی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اگر اب تم نے اپنی مالکہ پر حملہ کیا تو میں تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں گی۔ تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ مگر میں تیرے ٹکڑے اڑا سکتی ہوں۔ بولو! کیا اب ایسی حرکت کرو گے؟"

جمروت مجسمے نے گردن نفی میں ہلاتے ہوئے کہا!

"اب ایسا نہیں کروں گا۔"

اور وہ عیارانہ انداز میں مسکرانے لگا۔ جادوگرنی نے لے ساتھ لیا اور سارلیگان شہر کے قبرستان سے دور ایک ویران کھنڈر کے نیچے تہہ خانے میں لا کر جمروت مجسمے کو اس میں کھڑا کر دیا اور بولی!

"جب تک میں واپس نہیں آؤں گی تم اسی جگہ رہنا اگر تم نے اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش کی یا باہر جانے کی کوشش کی تو آگ میں جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔"

یہ کہہ کر بوڑھی جادوگرنی باہر نکل گئی۔ باہر جاتے ہوئے اس نے دروازے کے آگے فاصلے فاصلے پر تین لکیریں کھینچ دیں۔ یہ جادو کی لکیریں تھیں۔ جادوگرنی کے جانے کے بعد جمروت مجسمے نے باہر نکلنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس کے لئے کوٹھڑی کا دروازہ توڑنا معمولی بات تھی۔ جمروت مجسمہ باہر نکل آیا۔ اس نے قدم آگے بڑھایا ہی تھا کہ جادو کی لکیر سے اس کا پاؤں ٹکرایا۔ ایک شعلہ بھڑکا اور جمروت ایک دم پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے دو تین بار وہاں سے نکلنے کی کوشش کی مگر طلسمی لکیروں کی آگ نے اسے آگے نہ جانے دیا۔ جمروت بے بس ہو کر کوٹھڑی میں واپس آ گیا اتنے میں یاکوس بھی قبرستان میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے اپنی قبر کو دیکھا وہ خالی پڑی تھی۔ اس کے ساتھ والے مردے کے ہاتھ کی ہڈی خالی قبر کی دیوار میں سے باہر نکلی ہوئی تھی۔ یاکوس نے مردے کی ہڈی پر ہاتھ رکھ دیا اور بولا!

"میرے دوست! میں یاکوس ہوں۔ میں کئی برس تک تمہارا ہمسایہ رہا ہوں۔ میں تمہارے ساتھ والی قبر میں تھا۔ اب میں طلسم کے زور سے زندہ ہو گیا ہوں۔ کیا تم میری مدد کرو گے؟"

دوسری قبر کے مردے کی آواز آئی!

"اگر تم مجھے زندہ کر دو تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔"

یاکوس نے کہا!

"میں تمہیں صرف ایک صورت میں زندہ کر سکتا ہوں کہ مجھے ناگ سانپ مل جائے جو تمہیں ڈسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگر ناگ سانپ میرے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ اب
میں مجبور ہوں۔"
دوسری قبر کے مردے نے کہا۔
"تو پھر میں بھی تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔"
یاکوس بولا!
"تم صرف میری اتنی سی مدد کردو کہ اگر ناگ سانپ کا اس خالی قبر میں سے گذر ہو تو اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر قابو کرلینا۔ میں روزانہ شام کو آکر معلوم کرجایا کروں گا۔"
دوسری قبر کے مردے نے کہا!
"تم بڑے احمق ہو۔ گمشدہ سانپ کو تلاش کررہے ہو۔ مگر جو جادوگرنی تمہاری زندگی کو غیر فانی بناسکتی ہے اور مجھے بھی زندہ کرسکتی ہے اس سے بے خبر ہو۔"
یاکوس نے پوچھا!
"کون سی جادوگرنی؟
دوسری قبر والے مردے نے کہا!
"خالہ جادوگرنی۔ وہ اسی قبرستان میں آرہی تھی۔ اگر تم کسی طرح اس سے کالے علم کا راز معلوم کرسکو تو تم کبھی نہیں مروگے۔ اور ساری دنیا پر حکومت کرسکوگے۔ جادوگرنی قبرستان میں داخل ہوچکی ہے دیکھو اپنے پیچھے قبرستان کی ڈیوڑھی کی طرف دیکھو۔"
یاکوس نے دیکھا کہ قبرستان کی ڈیوڑھی میں سے ایک بوڑھی عورت چلی آرہی ہے۔ یاکوس سمجھ گیا کہ یہی خالہ جادوگرنی ہے یاکوس بڑا چالاک اور ہوشیار مردہ تھا۔ اس نے قبر سے ہٹ کر ڈیوڑھی کی طرف چلنا شروع کردیا۔ اور پھر ایک قبر پر بیٹھ کر زاروقطار رونے لگا۔ وہ اس دلخراش انداز میں رو رہا تھا۔ کہ جادوگرنی کا بھی دل ہل گیا۔
وہ قریب آکر بولی!
"نوجوان! تیرا کون مرگیا ہے جو تو اس بری طرح سے رو رہا ہے۔"
یاکوس نے کہا!
"بہن! کیا بتاؤں۔ میں تم کچھ بھی نہیں بتاسکتا کیونکہ تم میرے دکھ کو نہیں سمجھ سکوگی۔"
جادوگرنی بولی!
"تم مجھے بتاؤ ہوسکتا ہے میں تمہاری مدد کرسکوں۔"
یاکوس نے کہا!
"کوئی انسان میری مدد نہیں کرسکتا۔ میری قسمت میں

 COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب موت کے سوا کچھ نہیں رکھا۔"

جادوگرنی نے اس سے اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے پوچھا!

"کیا یہ تیری بیوی کی قبر ہے؟"

یاکوس نے آنکھوں سے نکلتے نقلی آنسو پونچھتے ہوئے کہا!

"ہاں یہ میری بیوی کی قبر ہے۔ مگر یہ صرف میری بیوی ہی نہیں تھی۔ بلکہ اس کے پاس ایک ایسا علم تھا جس کی مدد سے وہ ہزاروں کی فوج کو پھونک مار کر بے جان کر دیتی تھی۔"

جادوگرنی کا ماتھا ٹھنکا۔ اگر وہ اس عورت کی لاش کو زندہ کرکے اس سے یہ طاقتور علم معلوم کر سکے تو بادشاہ کے محل پر ایک سیکنڈ میں قبضہ کر سکتی ہے۔

اس نے یاکوس سے کہا!

"اگر میں تمہاری بیوی کو زندہ کر دوں تو کیا تم اپنی بیوی کا پراسرار علم مجھے بتا دو گے؟ مگر تمہاری بیوی شائد تمہیں وہ علم نہیں بتائے گی۔"

اب یاکوس نے آنسو پونچھ کر ترپ کا پتہ پھینکا۔ کہنے لگا!

"بہن! وہ علم تو مجھے بھی معلوم ہے۔ اس کے لئے میری بیوی کا زندہ ہونا ضروری نہیں۔ میں تو اپنی بیوی کی محبت کی وجہ سے رو رہا ہوں۔"

اب بوڑھی جادوگرنی نے کہا!

"تو پھر تم میرے ساتھ چلو۔ میرے پاس ایک منصوبہ ہے ہم دونوں مل کر ساری دنیا پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ پھر تم خوبصورت سے خوبصورت اور اچھی سے اچھی عورت کو اپنی بیوی بنا سکتے ہو۔ کیا کہتے ہو؟"

یاکوس یہی تو چاہتا تھا۔ بولا!

"بہن! تمہارے پاس بھی کوئی خاص علم ہے کیا؟"

بوڑھی جادوگرنی نے کہا!

"ہاں جب تم مجھے اپنا علم بتاؤ گے تو میں تمہیں اپنا علم بتاؤں گی۔"

یاکوس تیار ہو گیا۔ جادوگرنی اسے لے کر قبرستان سے باہر آگئی۔ قبرستان کے باہر ایک آدمی سامنے سے چلا آرہا تھا۔

جادوگرنی نے یاکوس سے کہا!

"کیا تم اپنے علم کی مدد سے اس آدمی کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بے حس کر سکتے ہو! میں تمہارے علم کو آزمانا چاہتی ہوں۔"

یاکوس مردہ تھا۔ اس کی آنکھوں میں خاص کشش اور تاثیر تھی۔ اس نے کہا:

"میں ابھی اس آدمی کو بے حس کر دیتا ہوں۔"

اور یاکوس نے آنے والے آدمی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے گھورا۔ وہ آدمی ایک دم بے ہوش ہو کر گر پڑا یہ طاقت یاکوس کے پاس پہلے ہی سے تھی۔ بوڑھی جادوگرنی کو یقین ہو گیا کہ یہ شخص سچ بول رہا ہے۔ اس کے پاس واقعی بے پناہ طاقت ہے۔

یاکوس نے کہا:

"بہن اب تم بتاؤ کہ تمہارے پاس کون سی طاقت ہے۔؟"

جادوگرنی نے کہا:

"میرے ساتھ میرے مکان پر چلو۔ پھر میں تمہیں اپنی طاقت بتاؤں گی۔"

جادوگرنی نے راستے میں یاکوس سے اس کا نام پوچھا پھر اسے لے کر اپنی کھنڈر والی کوٹھڑی میں آ گئی۔ کوٹھڑی کا دروازہ کھلا دیکھ کر اس کا دل دھک سے رہ گیا کہ کہیں جبروت مجسمہ فرار تو نہیں ہو گیا۔ وہ لپک کر کوٹھڑی میں داخل ہوئی۔ یاکوس اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ جبروت مجسمہ اپنی جگہ پر موجود تھا۔

جادوگرنی نے غصے میں کہا:

"تم نے ضرور فرار ہونے کی کوشش کی ہو گی۔ لیکن اب تم اچھی طرح جان گئے ہو گے کہ تم میری مرضی کے بغیر آزاد نہیں ہو سکتے۔ یہ میرا بھائی ہے اس کا نام یاکوس ہے۔ اب تم اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ جاؤ۔"

جبروت مجسمہ اپنی جگہ جا کر بیٹھ گیا۔ اب جادوگرنی نے یاکوس کو بتایا کہ وہ سارگیان کے بادشاہ کے تخت پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ یہی منصوبہ یاکوس کا بھی تھا۔ وہ کیسے دیکھ سکتا تھا کہ ایک بوڑھی عورت اس کی جگہ ساری دنیا کی مالک بن بیٹھے۔ اس نے عیاری سے کام لیتے ہوئے کہا:

"بڑا اچھا پروگرام ہے بہن! میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

یاکوس نے پوچھا:

"یہ مجسمہ جو زندہ ہو گیا ہے۔ یہ کیا کر سکتا ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جادوگرنی نے یاکوس سے کہا کہ یہ جبروت کا مجسمہ ہے۔ اور اس میں اتنی طاقت ہے کہ۔ بڑے سے بڑے محل کو ایک ٹھوکر سے ڈھا سکتا ہے۔ کوئی انسان اس کی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یاکوس نے غور سے مجسمے کو دیکھا۔ مجسمے پر اس کی آنکھوں کی کشش کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ یاکوس کی طرف دیکھ کر غرّانے لگا۔

جادوگرنی بولی!

"تم اسے بے ہوش نہیں کر سکتے۔ یہ میرے علم سے زندہ ہوا ہے۔ اور میرے پاس کالا علم ہے۔"

یاکوس نے کہا!

"کیا تم مجھے اپنا علم نہیں بتاؤ گی؟"

جادوگرنی کہنے لگی!

"ہمیں اب ایک دوسرے کا علم سیکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہم دونوں مل کر اپنے اپنے علم اور طاقت کی مدد سے اس شہر کے بادشاہ کے محل پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ ہم شاہی محل پر حملہ کرنے کی سکیم تیار کرتے ہیں۔"

مگر یاکوس تو جادوگرنی کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ وہ اکیلا ملک کا بادشاہ بننے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ اس نے عیاری سے کام لیتے ہوئے جادوگرنی کی ہاں میں ہاں ملائی اور اس کے ساتھ کھنڈر کی دوسری کوٹھڑی میں آ گیا۔ جادوگرنی بیٹھ گئی اور یاکوس کو سمجھانے لگی کہ انہیں سب سے پہلے بادشاہ کو بے ہوش کرنا ہوگا۔ پھر اس کے سپہ سالار کو ختم کرنا ہوگا۔ یاکوس جادوگرنی کی باتیں بے توجہی سے سن رہا تھا۔ اصل میں وہ جادوگرنی پر قابو پانے کی ترکیب پر غور کر رہا تھا۔ جادوگرنی کی صرف ایک کمزوری تھی۔ کہ اگر وہ سو جائے تو نیند کی حالت میں اسے ہلاک کیا جا سکتا تھا۔

یاکوس نے چالاکی سے کام لیتے اور جادوگرنی کی کمزوری معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا!

"بہن! ہمیں ایک دوسرے کی کمزوریوں کی بھی خبر ہونی چاہیے۔ تاکہ وقت پڑنے پر ہم ایک دوسرے کی مدد کر سکیں۔ مثلاً میں تمہیں حرف حرف بتا دیتا ہوں کہ میری کمزوری یہ ہے کہ اگر مجھ پر ٹھنڈا پانی پھینکا جائے گا تو میری طاقت ختم ہو جائے گی اور میں مر جاؤں گا اب تم بتاؤ کہ تمہاری کمزوری کیا ہے۔ تاکہ میں اس حالت میں تمہاری حفاظت کر سکوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بوڑھی جادوگرنی چالاک ہونے کے باوجود یاکوس کے جال میں پھنس گئی۔ اور بولی:

"میری صرف ایک ہی کمزوری ہے کہ اگر میں سو جاؤں تو میری ساری طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ صرف سوتے میں مجھ پر وار کیا جا سکتا ہے۔"

یاکوس دل میں بڑا خوش ہوا اور بولا:

"بس ٹھیک ہے۔ تم اس بات کا خیال رکھنا کہ کوئی مجھ پر ٹھنڈا پانی نہ پھینکے اور میں جب تم سو رہی ہو گی تمہاری حفاظت کروں گا۔"

اس کے بعد یاکوس نے شاہی محل پر حملے کی ترکیبوں پر گفتگو شروع کر دی۔

یاکوس نے جان بوجھ کر کہا:

"پیاری بہن! اس وقت شام ہو رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم پچھلے پہر محل پر حملہ کریں۔ اس وقت سپاہی آرام کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم اچانک ان پر حملہ کر دیں گے۔ میں انہیں ایک پل میں بے حس کر دوں گا۔ اور وہ اٹھ کر ہم پر حملہ نہیں کر سکیں گے۔ کیا خیال ہے تمہارا!"

بوڑھی جادوگرنی یاکوس کی باتوں میں آگئی۔ کہنے لگی:

"تمہاری ترکیب بھی اچھی ہے۔ چلو ہم منہ اندھیرے شاہی محل پر ہلہ بول دیں گے۔"

یاکوس کہنے لگا:

"اتنی دیر ہم آرام کرتے ہیں۔ تم میری حویلی میں چلو۔ وہاں میری کنیزیں بھی ہیں وہ تمہاری خدمت کریں گی۔"

بوڑھی جادوگرنی یاکوس کے ساتھ اس کی حویلی میں آگئی۔ یاکوس نے جادوگرنی کی اتنی آؤ بھگت کی کہ وہ اس کی گرویدہ ہو گئی۔ جب رات ہو گئی تو یاکوس نے کہا:

"بہن! ہمیں ایک زبردست مہم شروع کرنی ہے بہتر ہے کہ ہم تھوڑی دیر آرام کر لیں تم اسی کمرے میں سو جاؤ۔ میں باہر پہرہ دوں گا۔ تم بے فکر ہو کر آرام کرو۔"

جادوگرنی کو بھی مرغن کھانا کھانے کے بعد نیند سی آنے لگی تھی۔ اسے یاکوس پر اعتماد بھی ہو گیا تھا۔ یاکوس نے اس کی خدمت بھی بے حد کی تھی۔ چنانچہ جادوگرنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پلنگ پر لیٹ گئی۔ یاکوس دروازہ بند کرکے باہر آکر پہرے پر کھڑا ہوگیا۔ بہت زیادہ ہوشیار اور چالاک آدمی کبھی کبھی یونہی کسی احمق کے ہاتھوں مار کھا جاتا ہے۔ جادوگرنی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا۔ اس کی موت یاکوس کے ہاتھوں لکھی تھی۔ شاید اسی وجہ سے بھی یہ اُلّو بن گئی تھی۔ یاکوس دروازے کے باہر پہرہ دے رہا تھا۔

ایک لمحے کے لئے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور وہاں سے اپنی تلوار قمیض کے اندر چھپا کر ساتھ لے آیا۔ جب رات آدھی گذر گئی تو اسے کمرے میں سے جادوگرنی کے خراٹے سنائی دینے لگے۔

یاکوس اسی انتظار میں تھا۔ وہ آہستہ سے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوگیا۔ طاق میں شمع روشن تھی۔ یاکوس نے تلوار ہاتھ میں لے لی اور دبے پاؤں چلتا جادوگرنی کے سرہانے کی طرف آگیا۔ آتے ہی اس نے ایک لمحے کا بھی انتظار نہ کیا اور اتنی زور سے تلوار کا وار کیا کہ جادوگرنی کا سر تن سے جدا کردیا۔ جادوگرنی کے مرتے ہی وہاں چیخوں کی آوازیں بلند ہوئیں جو صرف یاکوس ہی سن سکتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ آوازیں بند ہوگئیں۔ یاکوس نے جادوگرنی کے مردہ جسم کو اٹھا کر حویلی کے صحن میں گڑھا کھود کر دفن کردیا اور وہاں سے سیدھا کھنڈر کی طرف چل پڑا وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ جادوگرنی کی موت کا مجسمے پر کیا اثر پڑا ہے کھنڈر میں آتے ہی اس نے کوٹھڑی کا دروازہ کھول کر دیکھا مجسمہ جبروت اپنی جگہ پر خاموش بیٹھا تھا۔ یاکوس نے اس کی طرف دیکھ کر کہا!

"اب تم میرے غلام ہو۔ میرے پاس وہ کالا علم آگیا ہے۔ جس میں تمہاری جان ہے۔ جس کو پڑھ کر میں تمہیں بھسم کرسکتا ہوں۔

بولو تم کیا کہتے ہو؟"

جبروت بولا!

"میں تمہارا غلام ہوں۔ جس کے پاس کالا علم ہو میں اسی کا غلام ہوں۔"

یاکوس نے پوچھا۔

"تمہارا نام کیا ہے!"

جبروت نے یاکوس کو اپنا نام بتایا۔

یاکوس نے کہا!

"ابھی تم اسی کوٹھڑی میں رہو گے۔ میں کل رات کو تمہیں اپنا نیا حکم سناؤں گا کہ تمہیں کیا کرنا ہوگا۔"

جبروت نے کوئی جواب نہ دیا۔ خاموشی سے یاکوس کی طرف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیکھتا رہا۔ یاکوس کو خطرہ تھا کہ کہیں جبروت اس کے ہاتھ سے نہ نکل جائے۔ وہ اسے ہلاک نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ یاکوس مردہ تھا۔ اور مردے کو کوئی نہیں مار سکتا۔ اسے صرف یہی ڈر لگا ہوا تھا کہ اگر ناگ سانپ اسے نہ مل سکا تو وہ اٹھائیں دنوں کے بعد اپنی موت آپ مر جائے گا۔ دوسری رات اس نے جبروت مجسمے کو حکم دیا۔

"سنو: مجھے ایک سانپ کی سخت ضرورت ہے جس کا نام ناگ سانپ ہے۔ وہ سانپوں کا دیوتا ہے۔ اس سانپ کو کہیں سے حاصل کر کے میرے پاس لاؤ۔

یہ میرا حکم ہے۔"

جبروت نے غراتی ہوئی آواز میں کہا:

"کوئی سانپ مجھ سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ میں ناگ سانپ کو ابھی لے کر حاضر ہوتا ہوں۔ کیا وہ سارنگان شہر میں ہی ہے؟"

یاکوس بولا:

"یہ تمہیں معلوم کرنا ہو گا۔ کیا تمہیں سانپوں کی بو آتی ہے!"

جبروت نے کہا:

"ہاں! میں ہر قسم کے سانپ کی بو محسوس کر لیتا ہوں۔ میں ناگ کی تلاش میں جاتا ہوں۔ وہ جہاں کہیں بھی ہو گا۔ میں اسے لے کر تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔"

اور جبروت مجسمہ ہاتھ میں تلوار لئے ناگ کی تلاش میں نکل پڑا۔ یاکوس بڑا خوش تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ جبروت اپنی خاص حس کی وجہ سے ناگ کی بو پا کر اسے ضرور پکڑ کر لے آئے گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چاندنی رات کی بلا

اب ہم عنبر کی خبر لیتے ہیں۔

عنبر کو جب دریا میں پھینکا گیا تو وہ سُرخ سانپ کی شکل میں بوتل میں بند تھا۔ دریا کی لہریں اسے کچھ دور تک بہاتی چلی گئیں۔ لیکن تھوڑی دور جانے کے بعد لہروں نے اسے کنارے پر لگا دیا۔ ایک لہر اتنی زور سے آئی کہ اس نے عنبر کی بوتل کو اچھال کر باہر ایک پتھر پر پھینک دیا۔ پتھر سے ٹکراتے ہی بوتل ٹوٹ گئی اور عنبر سانپ کی شکل میں باہر جا گرا۔ وہ ابھی تک بے ہوش تھا۔ بوتل سے نکل کر اسے دھوپ کی گرمی لگی تو اسے ذرا ذرا ہوش آنا شروع ہوگیا مگر وہ پوری طرح سے ہوش میں نہیں تھا۔ اور رینگ بھی نہیں سکتا تھا۔ اتفاق سے ادھر سے ایک سپیرے کا گذر ہوا اس نے سرخ رنگ کا انوکھا سانپ دیکھا تو اسے اٹھا کر پٹاری میں ڈال لیا۔ سپیرا شہر سارنگان کی طرف جا رہا تھا۔ راستے میں اسے رات ہوگئی۔ وہ ایک درخت کے نیچے لیٹا آرام کر رہا تھا کہ اچانک جبروت مجسمہ وہاں آگیا۔ سپیرے نے اپنے سامنے ایک دیو ہیکل مجسمہ کو تلوار ہاتھ میں لیے دیکھا تو پاؤں سر پر رکھ کر ایسا بھاگا کہ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ جبروت کو پٹاری میں سے سانپوں کی بو آرہی تھی۔ اس نے پٹاری الٹ دی۔ پٹاری میں سے دو تین سانپ نکل کر دوڑے۔ جبروت نے انہیں پکڑ لیا۔ اب دیکھا کہ سرخ رنگ کا ایک سانپ نکل کر باہر گرا ہے۔ جو اپنی جگہ سے حرکت نہیں کر رہا۔ جبروت مجسمہ نے لال سانپ کو بھی پکڑ کر اٹھا لیا۔

جبروت کے مجسمے کے ہاتھ کا لمس تھا کہ عنبر کو ہوش آگیا۔ اسے سب کچھ یاد آگیا کہ وہ عنبر ہے اور اسے طلسم کے ذریعے سانپ بنا دیا گیا ہے۔ عنبر کی طاقت ابھی واپس نہیں آئی تھی۔ مگر وہ حرکت کر سکتا تھا۔ اس نے پورا زور لگایا اور جبروت مجسمے کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گرا اور جھاڑیوں کی طرف بھاگ گیا۔ جبروت مجسمے کو سخت غصہ آیا وہ تلوار لے کر اس کے پیچھے بھاگا تو دوسرے سانپ بھی اس کی گرفت سے نکل کر ادھر ادھر بھاگ گئے۔

جبروت کو یقین ہوگیا تھا کہ لال سانپ ہی ناگ دیوتا ہے۔ چنانچہ وہ لال سانپ یعنی عنبر کے پیچھے لگ گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لال سانپ آگے آگے تھا اور جبروت مجسمہ اس کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ وہ جنگل میں چکر لگانے لگے۔ رات گہری ہوتی چلی گئی۔ اب ایسا ہوا کہ وہ پورے چاند کی رات تھی اور مشرق کی طرف سے پورا چاند نکل آیا۔ چاند کا نکلنا تھا کہ جبروت مجسمہ اپنی جگہ پر رُک گیا۔ اور چاند کی طرف منہ کرکے اسے تکنے لگا۔ دیکھتے دیکھتے جبروت مجسمہ ایک گوریلا بن مانس بن گیا۔ اس کے سارے جسم پر بال ہی بال نکل آئے۔ چہرہ بن مانس ایسا ہوگیا۔ دانت لمبے ہوگئے۔ بازو لمبے اور بالوں سے بھر گئے۔ جبروت گوریلے کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ سینے پر دونوں ہاتھ مارتا ہوا جنگل سے شہر جانے والی سڑک پر چل پڑا۔ عنبر لال سانپ کی شکل میں یہ سارا ماجرا دیکھ رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس شخص پر چاند کا اثر ہوگیا ہے۔ اور وہ انسان سے خونخوار بن مانس بن گیا ہے اور اب وہ شہر میں جاکر بے گناہ لوگوں کا خون کرے گا۔ عنبر خود مجبور تھا۔ پھر بھی اس نے ہمت نہ ہاری اور جبروت بن مانس کے پیچھے پیچھے رینگنے لگا۔

اب ایسا اتفاق ہوا کہ جبروت بن مانس سب سے پہلے دریا کے کنارے والی یاکوس کی حویلی کے پاس سے گزرا۔ اسے حویلی میں روشنی نظر آئی تو دروازہ توڑ کر حویلی گھس گیا۔ نوکر سو رہے تھے۔ آواز سن کر جاگ پڑے باہر آکر ایک دیو پیکر خونی آنکھوں والے بن مانس کو دیکھا تو چیخیں مارتے ادھر ادھر بھاگ گئے۔ شور کی آواز سن کر یاکوس بھی اپنے کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس نے بن مانس کو دیکھا تو تلوار لینے کے لئے کمرے میں گھسا۔ بن مانس جبروت نے ایک انسان کو دیکھا تو اس کے پیچھے لپکا۔ وہ کوٹھڑی میں گھس گیا۔ اندر جاتے ہی بن مانس نے یاکوس کو دبوچ لیا۔ اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ اگرچہ یاکوس ایک زندہ مردہ تھا لیکن اگر اس کے جسم کے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے تو وہ کیسے دوبارہ زندہ ہو سکے گا! یہی بات ہوئی یاکوس اگرچہ زندہ تھا۔ مگر اس کے جسم کے دس گیارہ ٹکڑے ہو چکے تھے۔ اور دو تین ٹکڑے جبروت بن مانس نے کھا بھی لئے تھے۔ اب اس کا دوبارہ زندہ ہونا ناممکن تھا۔

جبروت بن مانس نے آدھا یاکوس کھا لیا اور غراتا شور مچاتا کوٹھڑی سے باہر آگیا۔

عنبر لال سانپ کی شکل میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس نے یاکوس مردے کو پہچان لیا تھا۔ جب بن مانس کوٹھڑی سے باہر چلا گیا تو عنبر سانپ نے کوٹھڑی میں جاکر یاکوس کی بچی کھچی لاش کے دو تین ٹکڑے پڑے دیکھے تو دل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں خدا کا شکر ادا کیا کہ دنیا کو ایک خطرناک مردہ انسان سے نجات مل گئی تھی۔ اب بن مانس کو ٹھکانے لگانا باقی تھا۔ مگر عنبر خود سانپ کی شکل میں تھا۔ وہ جبروت بن مانس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ اس کے پاس عنبر والی طاقت ہی نہیں تھی۔ پھر بھی عنبر جبروت بن مانس کے پیچھے پیچھے رینگنے لگا۔

جبروت بن مانس حویلی سے نکل کر اب شہر کی طرف چلنے لگا۔ شہر میں اگرچہ لوگ دروازے بند کر کے سو رہے تھے۔ مگر جبروت بن مانس ان کے دروازے توڑ کر اندر جا سکتا تھا۔ عنبر سانپ پریشان تھا۔ وہ لوگوں کو اس کے ظلم و ستم سے بچانا چاہتا تھا۔

عنبر سانپ کو اور تو کچھ نہ سوجھا وہ بھاگ کر آگے سے اس سڑک پر آ گیا جہاں جبروت بن مانس شہر کی طرف بڑھ رہا تھا۔ عنبر سانپ نے یہی سوچا کہ اسے اپنی پھنکاروں سے ڈرانے کی کوشش کرے گا۔ وہ سڑک کے کنارے پھن اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔ جونہی اس نے جبروت بن مانس کو آتے دیکھا۔ زور سے پھنکارنا شروع کر دیا۔ جبروت بن مانس بھی سانپ کو دیکھ کر زور زور سے غرانے اور سینے پر ہاتھ مارنے لگا۔ عنبر تھوڑا تھوڑا پیچھے بھی ہٹتا جا رہا تھا۔ عنبر کا ذہن پوری طرح بیدار تھا۔ اس کا یہ بھی خیال تھا۔ کہ اس شور سے ہو سکتا ہے کچھ لوگ جاگ پڑیں اور وہ اس بن مانس کے مقابلے کے لئے تیار ہو جائیں۔

مگر جبروت بن مانس کا عنبر سانپ مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ دوڑتا ہوا عنبر سانپ کے سر پر پہنچ گیا اور اس سے پہلے کہ عنبر رینگ کر بھاگ سکتا۔ جبروت بن مانس نے اسے زمین پر سے اٹھا لیا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ عنبر کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا۔ اصل میں یہی اس کی زندگی کی وجہ بن گیا۔ عنبر کے جسم کے مرکز میں ریڑھ کی ہڈی کے پاس جادو کا اثر تھا۔ جونہی اس کے سانپ کے جسم کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ریڑھ کی ہڈی پر جادو کا اثر ختم ہو گیا۔ زمین پہ جیسے ایک مہرہ گر پڑا۔ عنبر سانپ کے دونوں ٹکڑے بن مانس نے زور سے زمین پر دے مارے۔

زمین سے ٹکراتے ہی عنبر کا جسم انسانی شکل اختیار کر گیا۔ سانپ کے دونوں ٹکڑے غائب ہو چکے تھے۔ اور اب جبروت بن مانس کے سامنے ایک زندہ انسان یعنی عنبر موجود تھا۔ جس کی طاقت کا اندازہ جبروت جیسے کو بھی نہیں تھا۔ جو اس وقت بن مانس کی شکل میں تھا۔ جبروت بن مانس نے ایک انسان کو دیکھا تو اسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیر نے پھاڑنے کے لئے اس کی طرف لپکا۔ عنبر اپنی جگہ پر اسی طرح کھڑا رہا۔

جونہی جبروت بن مانس نے عنبر کو گردن سے پکڑنے کے لئے اپنا لمبا بازو آگے بڑھایا۔ عنبر نے اس کے بازو کو پکڑ لیا۔ اور اسے زمین پر سے اٹھا کر اپنے سر کے گرد ایک چکر دیا اور پھر چھوڑ دیا۔ جبروت بن مانس دور جا کر جھاڑیوں پر گرا۔ جبروت بن مانس سمجھ گیا کہ مقابلہ سخت ہے اور وہ زندہ نہیں بچے گا۔ چنانچہ جبروت بن مانس غراتا شور مچاتا جنگل کے اندھیرے میں گم ہو گیا اب عنبر کو افسوس ہونے لگا کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔ اسے چاہئے تھا کہ وہ بن مانس کو وہیں مار ڈالتا۔ تاکہ لوگوں کو اس سے نجات مل جاتی۔ عنبر جنگل کی طرف دوڑا مگر اسے جبروت بن مانس کہیں دکھائی نہ دیا۔ جنگل میں دور سے اسے بن مانس کی چیخ سنائی دیتی۔ عنبر دوڑ کر اس طرف جاتا مگر جبروت بن مانس اس کے جانے سے پہلے وہاں سے فرار ہو چکا ہوتا۔ عنبر دوڑ کر شہر کے دروازے پر جا کھڑا ہوا تاکہ جبروت بن مانس کو شہر میں نہ داخل ہونے دے۔ مگر جبروت بن مانس دور جنگل کی ایک کھوہ میں بیٹھا اپنے زخموں کو سہلا رہا تھا۔ رات ڈھل رہی تھی۔ جوں جوں چاندنی مدھم اور پھیکی پڑ رہی تھی۔ جبروت کے جسم کے بن مانس ایسے بال غائب ہونے لگے تھے۔ پھر جب آسمان پر دن کی روشنی پھیلی تو کھوہ میں بیٹھے بیٹھے جبروت بن مانس سے ایک بار پھر مجسمہ بن چکا تھا۔ عنبر بھی جلدی سے جنگل میں آگیا۔ اسے معلوم تھا کہ دن نکلتے ہی جبروت مجسمہ بن مانس سے دوبارہ انسانی شکل میں آجائے گا۔ وہ جنگل میں قبرستان والے کنارے میں ایک جگہ چھپ کر بیٹھا تھا جبروت مجسمہ تھوڑی دیر بعد اپنی جگہ سے اٹھا اور کھنڈر کی کوٹھڑی میں جا کر زمین پر بیٹھ گیا۔ اس کے جسم پر خراشیں تھیں اور ان میں سے سفید خون رس رہا تھا۔ جبروت کا خون دودھ کی طرح سفید تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سنگِ مرمر دودھ بن کر نکل رہا ہے۔

عنبر جانتا تھا کہ عفریت دن میں انسان اور چاندنی رات میں بن مانس بن جاتا ہے اور اب جب کہ چاندنی راتیں ہیں یہ تباہی مچاتا رہے گا۔ اور جانے کتنے معصوم انسانوں کی جانیں لے گا۔ اس لئے عنبر نے ناگ ماریا تھیو سانگ کٹی اور جولی سانگ کی تلاش میں نکلنے سے پہلے اس عفریت کو ٹھکانے لگانے کا فیصلہ کر لیا۔ عنبر کو شہر میں کے اپنے ساتھیوں میں سے کسی کی خوشبو بھی نہیں آ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آرہی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے ساتھیوں میں سے کوئی اس شہر میں موجود نہیں ہے۔

دن کی روشنی میں عنبر جبروت مجسمے کی تلاش میں جنگل کی طرف چل پڑا۔ اس نے سارا قبرستان اور جنگل چھان مارا مگر اسے جبروت کہیں نہ ملا۔ جبروت مجسمہ اس وقت ایک خفیہ مقام میں چھپا ہوا تھا۔ عنبر واپس شہر ساریگان میں آگیا۔ وہ دیر تک شہر کی گلیوں اور بازاروں میں گھومتا پھرتا رہا۔ عنبر کے پاس کوئی پیسہ نہیں تھا۔ اس کا لباس گندہ ہو گیا تھا۔ وہ نیا لباس خریدنا چاہتا تھا۔ مگر پیسے نہ ہونے کی وجہ سے خرید نہیں سکتا تھا۔ مگر اس کے ذہن پہ ایک ہی دھن سوار تھی کہ

کس طرح اس شہر کے لوگوں کو چاندنی رات کی بلا سے نجات دلائی جائے۔ اس نے سوچا کہ اس شہر کے کوتوال سے بات کر کے اسے کہا جائے کہ رات کو شہر پر ایک بلا نازل ہونے والی ہے اس لئے وہ حکم کر دے کہ شہر کے سارے دروازے رات کو بند کر دیے جائیں۔

عنبر کوتوال کے دفتر میں پہنچا تو وہ گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا تھا۔ عنبر کو دیکھ کر کرخت لہجے میں بولا:

"کون ہو تم؟ کیا کرنے آئے ہو؟"

عنبر نے بڑا صبر کیا اور خوش اخلاقی سے کوتوال کو ساری بات بتا دی۔ کوتوال کے پاس دو تین دوسرے سپاہی بھی بیٹھے تھے۔ وہ عنبر کا مذاق اڑانے لگے۔

"ارے یہ کوئی دیوانہ معلوم ہوتا ہے۔ بھلا کوئی ایسا انسان بھی ہوتا ہے جو چاندنی رات میں عفریت یا بن مانس بن جائے۔"

کوتوال نے عنبر سے کہا:

"جاؤ میاں اپنا راستہ لو۔"

عنبر نے کوتوال کو یقین دلانے کی بہت کوشش کی مگر کوتوال نے اسے اپنے دفتر سے نکال دیا۔ عنبر خاموش ہو کر باہر آگیا۔ وہ کیا کر سکتا تھا۔ اتفاق کی بات تھی کہ کوتوال کا مکان شہر کے دروازے کے بالکل ساتھ ہی تھا۔

جب رات ہوئی اور چاند نکلا تو جبروت بن مانس کی شکل اختیار کر گیا۔ وہ بھی غراتا ہوا اپنے تیز دانت نکالتا جنگل سے نکل کر شہر کی طرف چل پڑا۔ عنبر اس وقت شہر کے دوسرے دروازے کی طرف تھا۔ اب وہ اکیلا شہر کے چاروں دروازوں پہ پہرا نہیں دے سکتا تھا۔ دروازوں کے پہرے داروں سے بھی عنبر نے بات کی مگر انہوں نے بھی عنبر کا مذاق اڑایا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جبروت بن مانس شہر کے کوتوال والے دروازے پر آ پہنچا۔ پہرے دار نے ایک پہاڑ ایسے بن مانس کو دانت نکالے اپنی طرف آتے دیکھا تو نیزہ اس پر دے مارا۔ نیزہ جبروت بن مانس سے ٹکرا کر نیچے گر پڑا۔ بن مانس نے پہرے دار کو اٹھایا اور دو ٹکڑے کر دیا۔ پھر وہ شہر میں داخل ہو گیا۔ شہر میں داخل ہوتے ہی پہلا مکان کوتوال کا تھا۔ بن مانس نے مکان کے اندر روشنی دیکھی تو وہ اس طرف بڑھا کوتوال اس وقت سونے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ خوش قسمتی سے وہ گھر میں اکیلا تھا۔ اس کے بیوی بچے دوسرے شہر گئے ہوئے تھے۔ اچانک دروازہ دھڑام سے ٹوٹ گیا۔ اور نیچے گر پڑا۔ کوتوال نے دروازے میں ایک دیو پیکر بن مانس کو دیکھا تو اس کے ہوش اڑ گئے۔ بن مانس چیخ مار کر اپنے شکار پر لپکا۔ کوتوال کو سامنے کھڑکی ہی نظر آئی۔ اس نے کھڑکی میں سے چھلانگ لگا دی۔ وہ باہر ایک درخت پر گرا جس کی شاخیں ٹوٹتی چلی گئیں اور کوتوال زمین کے ساتھ آ کر لگ گیا۔

اس کے کمرے ہی بن مانس نے شور اور طوفان مچا دیا تھا۔ وہاں سے نکل کر بن مانس چھت پر آ گیا۔ اور چلانے آوازیں نکالنے لگا۔ کوتوال جلدی سے اٹھ کر مکان کے پیچھے آیا اور سپاہیوں کو

تیر مارنے کا حکم دیا۔ بن مانس پر سپاہیوں نے تیروں کی بارش کر دی۔ تیر بن مانس کے جسم سے ٹکرا ٹکرا کر نیچے گر رہے تھے۔ بن مانس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ وہ دوسرے مکان کی چھت پر کود گیا۔ وہاں دو آدمی سو رہے تھے۔ وہ اٹھ کر بھاگے تو بن مانس نے ایک کو پکڑ کر ادھیڑ دیا۔ بن مانس نے کہرام مچا دیا۔ شہر کے دروازے پر عنبر نے شور سنا تو سمجھ گیا کہ بن مانس آ گیا ہے۔ وہ اس طرف دوڑ پڑا۔ سامنے چوک کی روشنی میں اسے کوتوال نظر آیا جو بوکھلایا ہوا شاہی قلعے کی طرف بھاگ رہا تھا کہ فوج کو خبر کرے۔

عنبر کو دیکھا تو بولا:

"تم ٹھیک کہتے تھے بھائی۔ خدا کے لئے بھاگ جاؤ میں فوج لینے کے لئے شاہی قلعے کی طرف جا رہا ہوں۔"

شہر میں شور مچ گیا تھا۔ مکانوں میں چراغ روشن ہو گئے تھے۔ لوگ خوف کے مارے گھروں سے باہر نکل نکل کر ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ کیا شہر پر حملہ ہو گیا ہے۔ جبروت بن مانس نے اس عرصہ میں کئی آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ وہ شاہی محل کی طرف بڑھ رہا تھا کہ آگے سے فوج آ گئی۔ فوج کے سپاہیوں نے تیروں کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باڑ ماری۔ تیروں کا بن مانس پر کوئی اثر نہ ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر دو فوجیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور دو کو اپنے پاؤں تلے کچل دیا۔

فوج نے نیزے چلائے مگر نیزے بھی بن مانس کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ بن مانس ایک ایک کر کے فوج کے سپاہیوں کو ہلاک کرتا چلا گیا۔ اب بن مانس کے ہاتھ میں ایک تلوار آگئی۔ اس نے تلوار سے سپاہیوں کو مارنا اور کاٹنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ انسانی ٹکڑوں کو ہڑپ بھی کرتا جا رہا تھا۔ عنبر نے یہ عالم دیکھا تو چھلانگ لگا کر بن مانس کے سامنے آگیا۔ سامنے آتے ہی اس نے بن مانس کے سینے پر اچھل کر ایک ٹھوکر ماری۔ بن مانس پہاڑ کی طرح پیچھے گر پڑا۔ جبروت بن مانس نے عنبر کو پہچان لیا تھا۔ وہ کچھ گھبرایا مگر پھر مقابلے پر اتر آیا۔

عنبر اور بن مانس کا مقابلہ شروع ہو گیا۔ کبھی بن مانس عنبر کو اٹھا کر دے مارتا اور کبھی عنبر بن مانس کو اٹھا کر پھینک دیتا۔ لیکن دونوں ہی سے کسی کو بھی نقصان نہیں ہو رہا تھا۔ لوگ وہاں سے دوڑ گئے۔ سپاہی بھی بھاگ گئے تھے۔ لوگ مکانوں کی چھتوں پر کھڑے ہو کر یہ سخت خوفناک مقابلہ دیکھ رہے تھے۔ عنبر نے ایک بار پھر بن مانس کے بازو کو پکڑا اور اسے دو تین چکر دے کر اپنے سر کے اوپر گھمانا شروع کر دیا۔ پھر زور سے آسمان کی طرف اچھالا۔

بن مانس آسمان کی طرف دور تک چلا گیا۔ پھر شہر کے باہر ایک گہرے کھڈ میں جا گرا۔ کھڈ میں گرتے ہی بن مانس اٹھا اسے تھوڑی تھوڑی چوٹیں ضرور آئی تھیں اور جسم سے دودھ ایسا سفید خون بہنے لگا تھا۔ مگر اپنے ہوش میں تھا۔ وہ کھڈ کی دوسری طرف سے باہر نکلا اور دریا کی طرف دوڑتے ہوئے دریا میں چھلانگ لگا دی۔

عنبر اس کی تلاش میں دریا تک آیا۔ مگر اسے بن مانس نہ ملا۔ ساری رات لوگ گھروں کی چھتوں پر سہمے ہوئے بیٹھے رہے۔ عنبر کوتوال کے مکان پر اس سے مشورہ کرتا رہا۔ اب بادشاہ کو بھی خبر ہو گئی تھی۔ اس نے حکم دے دیا کہ جو کوئی اس خونی بلا کو ہلاک کرے گا اسے انعام و اکرام سے مالا مال کر دیا جائے گا۔ ایک بار پھر تازہ دم فوج کو شہر کے دروازوں پر کھڑا کر دیا گیا۔ عنبر کوتوال کے پاس بیٹھا ہوا تھا کوتوال بے حد پریشان تھا۔

کہنے لگا:

"بھائی! تمہارے پاس بھی بن مانس ایسی ہی طاقت ہے۔ خواہ یہ جادو کی طاقت ہے۔ خواہ یہ تمہاری اپنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طاقت ہے۔ خدا کے لیے بن مانس سے ہمارا پیچھا چھڑاؤ۔ نہیں تو بادشاہ مجھے سولی پر لٹکا دے گا۔"

عنبر گہری سوچ میں تھا۔ اس نے کوتوال کی طرف دیکھا اور بولا:

"اس عفریت کو ہم کسی حکمت عملی سے ہی قابو میں کر سکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ طلسمی پتلا ہے۔"

کوتوال نے چونک کر کہا:

"طلسمی پتلا! پھر تو ہماری خیر نہیں۔"

عنبر بولا:

"تم ایک کام کرو۔"

کوتوال بولا:

"جلدی بتاؤ۔ میں ہر حکم ماننے کو تیار ہوں۔"

عنبر نے کوتوال سے کہا:

"شہر کے دروازے کے باہر فوراً ایک خندق کھودی جائے اور دیوار کے اوپر ایک کڑاؤ ابلتے ہوئے تیل سے بھر کر رکھ دیا جائے۔"

کوتوال نے اسی وقت حکم دے دیا۔ شام ہونے تک شہر کے بڑے دروازے کے باہر ایک گہری خندق کھود کر اس پر ایسے گھاس پھوس ڈال دیا گیا کہ وہ اوپر سے زمین ہی لگتی تھی۔ ایک کھولتے ہوئے تیل کا کڑاؤ بھی شہر کی دیوار کے اوپر رکھ دیا گیا۔ کڑاؤ کے نیچے اب بھی دھیمی دھیمی آگ جل رہی تھی۔ عنبر کے کہنے پر کوتوال نے شہر کے لوگوں کو کہہ دیا کہ اپنے گھروں کے دروازے بند کر لیں۔ اور خود مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر چھپ جائیں لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جب رات گہری ہوئی اور چاند آسمان پر طلوع ہوا تو عنبر نے عورتوں کا لباس پہنا اور شہر سے نکل کر جنگل کے کنارے جا کر کھڑا ہو گیا۔ ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ جنگل پر چاندنی پھیلی ہوئی تھی۔ جو موت کی طرح خوفناک لگ رہی تھی۔

عنبر اس سڑک کے کنارے کھڑا تھا جو جنگل سے شہر کے دروازے کی طرف جا رہی تھی۔ اچانک جنگل کی طرف سے ٹھونی جبروت بن مانس کی بھیانک آواز سنائی دی۔

عنبر ہوشیار ہو گیا۔ وہ سڑک کے بیچ میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جنگل میں سے پہاڑ ایسا بن مانس نمودار ہوا۔ وہ دونوں ہاتھ زور زور سے سینے پر مارتا تو ایسی آواز پیدا ہوتی جیسے ڈھول بج رہا ہو۔ بن مانس انتہائی ڈراؤنے انداز میں غرا رہا تھا۔ اس نے ایک عورت کو سڑک کے درمیان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے پاس کھڑے دیکھا تو اس کی طرف لپکا۔ عنبر عورت کے پاس ہی تھا۔ وہاں کچھ دیر کھڑا رہا۔ جب بن مانس قریب آیا تو جھوٹ موٹ چیخ مار کر آگے کو بھاگا۔ بن مانس بھی اس کے پیچھے بھاگا۔ عنبر بن مانس کو شہر کی طرف لے آیا۔ بن مانس ڈراؤنی آوازیں نکال رہا تھا۔ کوتوال نے یہ آوازیں سنیں تو سمجھ گیا کہ عنبر بن مانس کو لے کر آگیا ہے۔ اس نے حکم دیا کہ کڑاؤ کے نیچے تازہ آگ جلادی جائے۔ پھر دیکھا کہ دور سے عنبر آگے آگے اور بن مانس اس کے پیچھے پیچھے دوڑا چلا آرہا تھا۔ کوتوال شہر کے دروازے کی دوسری جانب چھپا ہوا تھا۔ سپاہی بھی وہاں چھپے ہوئے یہ بھیانک تماشہ دیکھ رہے تھے۔ عنبر بڑی ہوشیاری سے بن مانس کو خندق کی طرف لا رہا تھا۔ جب وہ خندق کے کنارے پر پہنچا تو عنبر نے جھک کر اپنے آپ کو کنارے کے گھاس پھوس میں چھپا لیا اور پھر تیزی سے گھاس کے اندر ہی اندر ایک طرف ہوگیا۔

بن مانس کو کچھ سجھائی نہ دیا۔ وہ گھاس پھوس کو زمین سمجھ کر آگے بڑھا ہی تھا کہ زمین بیٹھ گئی۔ اور وہ دھڑام سے خندق میں جا گرا۔ خندق میں گرتے ہی اس نے ایک چیخ بلند کی۔

عنبر نے چلا کر کہا:

"کھولتا ہوا تیل پھینک دو۔"

دیوار کے اوپر سپاہی اسی گھڑی کے انتظار میں تھے۔ انہوں نے خندق میں کھولتے ہوئے تیل کا بڑا کڑاؤ الٹ دیا۔ گرم گرم تیل جمروت بن مانس کے اوپر گرا تو اس کی ایک اور چیخ بلند ہوئی۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔ کوتوال بھاگ کر عنبر کے پاس آیا۔

عنبر نے کہا:

"مشعلیں روشن کرو۔ میں نیچے خندق میں جاؤں گا۔"

کوتوال نے عنبر کو روکنا چاہا مگر عنبر نے کہا کہ اس کا خندق میں اترنا ضروری ہے۔ تاکہ یہ تسلی ہوجائے کہ بن مانس مرگیا ہے۔ سپاہیوں نے مشعلیں روشن کردیں۔ پھر بھی نیچے خندق میں اندھیرا تھا۔ روشنی نیچے خندق کی تہہ تک نہیں جاتی تھی۔ عنبر نے رسّا منگوایا اور نیچے خندق میں اتر گیا۔ اندھیرے میں اسے ایک جگہ سیاہ رنگ کا ہیولا سا دکھائی دیا۔ عنبر خندق کی مٹی پر پاؤں رکھتا آگے بڑھا تو یہ دیکھ کر وہیں رک گیا کہ جمروت بن مانس اپنی جگہ پر بالکل ساکت کھڑا تھا۔ یعنی وہ اپنی جگہ سے ذرا سی بھی حرکت نہیں کرسکتا تھا۔ عنبر نے آگے بڑھ کر بن مانس کو ہاتھ لگایا۔ بن مانس کا جسم لوہے میں بدل چکا تھا۔ اور گرم تھا۔ عنبر جلدی سے خندق سے باہر آگیا۔ اس نے کوتوال اور سپاہیوں کو خوشخبری سنائی کہ عفریت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مر چکا ہے۔

ہر طرف خوشی کے نعرے بلند ہونے لگے۔ لوگ گھروں سے باہر نکل کر ناچنے لگے۔ ساری رات لوگ سڑکوں اور بازاروں میں رقص کرتے رہے۔ کئی لوگ ساری رات خندق کے کنارے کھڑے بن مانس کو دیکھنے کی کوشش کرتے رہے جو انہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ جب سورج نکلا اور سورج کی روشنی چاروں طرف پھیلی تو عنبر کے کہنے پر کوتوال نے فوج کو طلب کر لیا۔ اور پھر رسے ڈال کر جمرود بن مانس کو باہر نکالا گیا۔ جمرود بن مانس کی شکل میں ہی کھولتے ہوئے تیل کی وجہ سے لوہے کا بن کر ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا تھا۔ بادشاہ بھی بہت خوش ہوا اور خود شاہی سواری کے ساتھ بن مانس کو دیکھنے آیا۔ اس نے حکم دیا کہ اس بن مانس کے مجسمے کو شہر کے چوک میں لگا دیا جائے۔

پھر اس نے عنبر کی طرف دیکھ کر کہا:

"تمہارا نام کیا ہے نوجوان؟"

"عنبر" عنبر نے ادب سے جواب دیا۔

بادشاہ نے کہا:

"تم ہمارے دربار میں آؤ۔ ہم تمہیں انعام و اکرام سے نوازیں گے۔"

ساتھ ہی بادشاہ نے کوتوال کے کام کی بھی تعریف کی۔

بادشاہ کی سواری چلی گئی تو کوتوال نے عنبر کا ہاتھ تھام لیا اور کہا:

"بھائی! بادشاہ کے آگے میری ترقی کی ضرور سفارش کرنا۔"

عنبر بولا:

"میں ضرور سفارش کروں گا۔ تم بے فکر رہو۔"

تھوڑی دیر بعد عنبر خوبصورت لباس پہنے بادشاہ کے دربار میں موجود تھا۔ بادشاہ نے عنبر کو اپنے قریب بلایا۔ اور کہا:

"تم کس ملک کے رہنے والے ہو نوجوان؟"

عنبر نے بادشاہ کو بتایا کہ میں ملک مصر کا رہنے والا ہوں اور جڑی بوٹیاں بیچ کر گذر اوقات کرتا ہوں۔

بادشاہ نے خوش ہو کر کہا:

"ہم تمہیں ہیرے جواہرات میں تولنے کا حکم دیتے ہیں۔"

اسی وقت ایک بڑا ترازو دربار میں لایا گیا۔ ترازو کے ایک پلڑے میں عنبر کو بٹھا دیا گیا اور دوسرے پلڑے میں شاہی خزانچی بوریوں کے منہ کھول کر ہیرے جواہرات ڈالنے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لگا۔ جب دونوں پلڑے برابر ہو گئے تو تمام جواہرات اور ہیروں کو ایک بوری میں بند کر کے عنبر کو پیش کیا گیا۔

عنبر نے بادشاہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:

"بادشاہ سلامت! میں آپ کی اس عنایت پہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن میں آپ کے دربار میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ سارے جواہرات اور ہیرے جو آپ نے مجھے انعام میں دیئے ہیں شہر کے غریبوں یتیموں اور بیوہ عورتوں میں تقسیم کر دیئے جائیں۔

بادشاہ، وزیر اور درباری تو حیران ہو کر رہ گئے۔

بادشاہ نے کہا:

"عنبر! کیا تم نے سوچ سمجھ کر یہ اعلان کیا ہے؟"

عنبر بولا:

"ہاں بادشاہ سلامت! میں نے سوچ سمجھ کر یہ اعلان کیا ہے۔ برائے مہربانی ان ہیرے جواہرات کو غریبوں میں بیوہ عورتوں اور یتیموں میں تقسیم کروا دیا جائے۔"

بادشاہ نے کہا:

"عنبر! ہم تمہارے اس فیصلے پر حیران بھی ہیں اور خوش بھی ہوئے ہیں۔ تم خود اس دولت کو ضرورت مندوں میں تقسیم کرو گے۔"

بادشاہ کے حکم سے شہر میں ڈھنڈوری پٹوا دی گئی کہ غریب یتیم اور بیوہ عورتیں محل کی دیوار کے ساتھ آ کر کھڑے ہو جائیں اور اپنے حصے کے ہیرے جواہرات وصول کر لیں۔

عنبر ہیرے جواہرات سے بھری ہوئی بوری کھول کر کھڑکی میں کھڑا ہو گیا۔ اور غریبوں، بیوہ عورتوں اور یتیموں میں وہ دولت تقسیم کرنی شروع کر دی۔ لوگ ایک ایک کر کے آتے رہے اور عنبر ان میں دولت تقسیم کرتا رہا۔ اتنے میں ایک عورت آئی۔ عنبر نے اس کو جواہرات دینے چاہے تو اس نے روتے ہوئے کہا:

"مجھے جواہرات نہیں چاہئیں۔ مجھے میرے جگر کا ٹکڑا واپس لا دو۔"

اور عورت نے رونا شروع کر دیا۔

عنبر نے پوچھا:

"بہن! تمہارا جگر کا ٹکڑا کہاں ہے؟"

عورت بولی:

"میں بیوہ ہوں۔ میرا ایک ہی جوان بیٹا ہے جو میرے بڑھاپے اور میری زندگی کا سہارا ہے۔ بادشاہ نے اسے بغاوت کے جرم میں پکڑ کر جیل میں ڈال دیا ہے اور اس کو سولی پہ لٹکانا چاہتا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

واپس لا دو۔ میرا بچہ

خدا کے لئے مجھے میرا بچہ واپس لا دو۔ میرا بچہ واپس لا دو۔"

اتنے میں ایک سپاہی نے آکر عورت سے کہا کہ وہ آگے چلے اور دوسروں کو بھی خیرات لینے دے۔ عنبر نے اشارے سے سپاہی کو پیچھے کر دیا اور خود بیوہ عورت سے مخاطب ہو کر پوچھا:

"بہن: تمہارے بچے کا کیا نام ہے اور تم کہاں رہتی ہو؟"

عورت آنسو پونچھتے ہوئے بولی:

"میں کھجوروں والے باغ کے کنارے جھونپڑی میں رہتی ہوں۔ میرے بیٹے کا نام ساگان ہے۔"

سپاہی عورت کو دھکیل کر دور لے گئے۔ عنبر اسے دیکھتا رہ گیا۔ خیرات ختم ہوگئی تو عنبر پوچھتا ہوا کھجوروں والے باغ میں جا پہنچا۔ وہاں ایک جھونپڑی کے باہر اسے وہی بیوہ عورت اداس بیٹھی چرخہ کاتتی نظر آئی۔ عنبر نے سلام کیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔ بیوہ عورت نے بھی عنبر کو پہچان لیا۔

کہنے لگی:

"میرا بچہ واپس نہیں لائے! یہ کہہ کر اس کی آنکھوں سے زارو قطار آنسو جاری ہوگئے۔

عنبر نے اسے حوصلہ دیا اور کہا:

"بہن! مجھے ساری بات بتاؤ۔ تمہارے بیٹے کو بغاوت کے جرم میں کب پکڑا گیا۔ اس نے کیسے بغاوت کی۔

بوڑھی عورت نے ساڑھی کے پلو سے آنسو صاف کئے اور کہا:

"میرا بیٹا بے قصور ہے اس نے کوئی بغاوت نہیں کی۔"

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خوشبودار لڑکی

"تو پھر اسے کس جرم میں پکڑا گیا ہے اور اسے موت کی سزا سنائی گئی ہے؟"

عنبر نے پوچھا! بیوہ عورت نے روتے ہوئے عنبر کو بتایا کہ اس کا بیٹا ساگان ایک بہادر اور خوب صورت نوجوان ہے۔ وہ دریا پر مچھلیاں پکڑ کر بازار میں فروخت کرتا تھا۔ ایک روز وہاں اس کی ملاقات بادشاہ کی بیٹی شہزادی سے ہو گئی۔ شہزادی اور میرا بیٹا ساگان ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے۔ شہزادی نے میرے بیٹے کو کہا کہ وہ اس کے ساتھ شادی کر لے۔ میرے بیٹے نے کہا کہ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ شادی تمہارے باپ کی اجازت سے ہونی چاہئے۔ اس نے شہزادی سے کہا کہ وہ اپنے بادشاہ باپ سے کہے کہ وہ اس کی شادی ساگان سے کر دے۔ شہزادی نے اپنے باپ سے جب اس کا ذکر کیا تو بادشاہ غصے میں آگیا اس نے شہزادی کا محل سے نکلنا بند کر دیا اور میرے بیٹے کو سپاہی پکڑ کر لے گئے۔ بادشاہ نے اس پر بغاوت کا الزام لگا دیا اور اسے موت کی سزا سنا دی۔ بیوہ عورت نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا!

"دو دن بعد اسے موت کی سزا دے دی جائے گی۔"

اور بیوہ عورت کی ہچکی بندھ گئی۔ عنبر نے بیوہ عورت کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا:

"بہن! تم گھبراؤ نہیں۔ خدا نے چاہا تو تمہارا بیٹا ساگان تمہارے پاس واپس آجائے گا۔ اگر وہ واقعی بے گناہ ہے تو اس پر آنچ تک نہیں آئے گی۔"

بیوہ عورت روتے ہوئے بولی!

"وہ بے گناہ ہے اس نے کوئی جرم نہیں کیا۔ بادشاہ اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لئے اسے موت کے گھاٹ اتار رہا ہے۔"

عنبر نے کہا:

"اگر یہ بات ثابت ہو گئی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے بیٹے کو تمہارے پاس زندہ سلامت لے آؤں گا۔ تم بے فکر رہو۔"

یہ کہہ کر عنبر وہاں سے سیدھا محل میں آگیا۔ بادشاہ اپنے باغ میں ٹہل رہا تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے عنبر کو دیکھ کر کہا:

"عنبر! تم کہاں چلے گئے تھے۔ ہم تمہارا کھانے پر انتظار کرتے رہے۔"

عنبر نے کہا:

"بادشاہ سلامت! میں ایک غریب آدمی کو جو بیمار تھا۔ اس کے گھر تک چھوڑنے گیا تھا۔"

بادشاہ نے عنبر کو گھور کر دیکھا اور بولا:

"جو بیمار ہے اس کو لے جانے کے لیے اور لوگ بھی ہیں۔ تمہیں ہمارے پاس آ جانا چاہیے تھا۔"

عنبر نے کہا:

"اس بیمار کو میری ضرورت تھی بادشاہ سلامت"

بادشاہ چپ ہو گیا۔ دراصل عنبر بادشاہ سے جھڑپ نہیں لینا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے بیوہ عورت کے بیٹے کے بارے میں پوری اور صحیح صورت حال معلوم کرنی تھی۔

عنبر کہنے لگا:

"اب اجازت دیجیے بادشاہ سلامت: میں شام کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔"

بادشاہ نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔ عنبر باغ سے نکل کر دوسرے باغ میں آ گیا۔ یہاں اس نے ایک کنیز سے پوچھا کہ شہزادی کہاں ہو گی! بادشاہ کی ایک ہی بیٹی تھی۔ کنیز نے بتایا کہ شہزادی ابھی شاہی محل کے چشمے کی طرف گئی ہے۔ عنبر اس طرف چل دیا۔ چشمے پر جا کر اس نے دیکھا کہ ایک بہت خوبصورت شہزادی شاہی لباس میں ملبوس چشمے کے کنارے چاندی کے بنچ پر بیٹھی پھولوں کا گلدستہ بنا رہی ہے۔ عنبر نے قریب جا کر ادب سے سلام کیا۔ شہزادی نے عنبر کو دیکھ رکھا تھا۔ وہ بولی:

"کہو عنبر! کس طرح آئے ہو؟"

عنبر نے کہا:

"شہزادی صاحبہ! اگر میں آپ سے ایک سوال پوچھوں تو آپ کو بُرا محسوس تو نہیں ہو گا؟"

شہزادی نے کہا:

"مجھے کیا معلوم کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔"

عنبر بولا:

"میں ساگان کے بارے میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔"

شہزادی کا ہاتھ گلدستہ بناتے ہوئے رک گیا۔ اس نے عنبر کی طرف دیکھ کر غصے میں کہا:

"تم کون ہوتے ہو میرے معاملات میں دخل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سینے والے!

عنبر بولا:

"شہزادی صاحبہ! یہ ایک نوجوان لڑکے اور اس کی بیوہ ماں کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ آپ بادشاہ کی بیٹی ہیں آپ کو ایک غریب لڑکے کی زندگی سے کھیلنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

شہزادی کو سخت غصہ آگیا۔ وہ چیخ کر سپاہیوں کو بلانا چاہتی تھی۔ کہ عنبر نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گہری آواز میں کہا:

"شہزادی! تم ابھی تک نہیں جانتی ہو کہ کس سے بات کر رہی ہو۔

شہزادی آخر شہزادی تھی۔ اس کی کمر میں خنجر لٹک رہا تھا۔ بھلا وہ اپنی توہین کیسے برداشت کر سکتی تھی۔ تیزی سے خنجر نکالا اور عنبر کے سینے پر مار دیا۔ مگر خنجر عنبر کے سینے سے لگ کر اُچٹ گیا۔ یعنی سینے سے ٹکرا کر واپس ہو گیا۔ اور شہزادی نے دوسرا وار کیا۔ اب بھی خنجر نے عنبر کا کچھ نہ بگاڑا۔ عنبر نے شہزادی کے ہاتھ سے خنجر چھین لیا اور اپنے بازو پر زور زور سے مارنے لگا۔ خنجر ٹوٹ گیا مگر عنبر کے بازو پر ایک خراش تک نہ آئی۔

عنبر نے غصے سے کہا:

"شہزادی! تم نے دیکھ لیا کہ دنیا کا کوئی خنجر عنبر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔"

عنبر نے خنجر دُور پھینک دیا اور شہزادی کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے کہا:

"اب بتاؤ اصل بات کیا تھی؟"

شہزادی ڈر گئی تھی اس نے حرف بہ حرف بتا دیا کہ ساگان نے کوئی جرم نہیں کیا۔ وہ ایک انتہائی شریف انسان ہے۔ میں نے ہی اسے اپنے ساتھ شادی کرنے کو کہا تھا مگر اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ شریف بچیاں اپنے ماں باپ کی عزت کا خیال رکھتی ہیں۔ وہ خود تکلیف برداشت کر لیتی ہیں مگر ماں باپ کی عزت پر آنچ نہیں آنے دیتیں ساگان بے حد نیک نوجوان ہے۔ اس نے مجھے مشورہ دیا کہ میں اپنے ماں باپ سے کہوں کہ وہ میری شادی ساگان سے کرا دیں۔ جب میں نے اپنے ماں باپ سے مشورہ کیا تو وہ آگ بگولا ہو گئے۔ بادشاہ نے میرا محل سے نکلنا بند کر دیا اور ساگان کو پکڑ کر بغاوت کے جھوٹے الزام میں قید کر دیا اور اسے موت کی سزا سنا دی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر گہرا سانس بھرتے ہوئے بولا:

"کیا اب تم برداشت کر لو گی کہ ایک بیوہ ماں کا شریف اور بے قصور بیٹا پھانسی لگ جائے تمہارے باپ کی بے انصافی کا شکار ہو جائے؟"

شہزادی نے آنکھیں جھکا لیں اور روتے ہوئے کہا:

"میں مجبور ہوں عنبر بھائی۔ میں کچھ نہیں کر سکتی۔"

عنبر نے کہا:

"تو ٹھیک ہے۔ تم خاموش رہنا۔ میں کچھ کروں گا۔ مجھے ہی کچھ کرنا ہو گا۔ مجھے یہ بتاؤ کہ ساگان کس جگہ قید ہے۔"

شہزادی نے اسے ساگان کے قید خانے کا پتہ بتا دیا۔

عنبر وہاں سے ہٹ کر شہر میں کوتوال کے پاس آ گیا۔ کوتوال اب عنبر کا دوست بن گیا تھا۔ اس نے کوتوال سے جب بیوہ عورت کے بیٹے ساگان کی بات کی تو کوتوال کان پہ ہاتھ لگا کر بولا:

"عنبر بھائی تمہارے آگے میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ ساگان بے گناہ ہے۔ اصل قصہ یہ ہے کہ......"

کوتوال نے وہی کہانی دہرا دی جو شہزادی اور ساگان کی بیوہ ماں نے عنبر کو بتائی تھی۔

پھر کوتوال پوچھنے لگا:

"مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

عنبر کوتوال سے رازداری رکھنا چاہتا تھا۔ کہنے لگا:

"بس یونہی دلچسپی کے لئے پوچھ رہا تھا۔ اڑتی اڑتی یہ خبر سنی تھی۔ تم سے بات کر لی۔ اور کوئی خاص بات نہیں ہے۔"

کوتوال کہنے لگا:

"بھائی یہ بادشاہوں کے معاملے ہیں تم ان میں دخل مت دینا۔ ویسے وہ لڑکا ساگان بڑا نیک لڑکا ہے خوامخواہ مارا جا رہا ہے۔"

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد عنبر بیوہ عورت سے ملنے اور کچھ دیر باتیں کرنے اور سارے حالات بتانے کے لئے کھجوروں والے باغ کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک دس پندرہ سپاہیوں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اسے بادشاہ کے حضور پیش کیا جائے گا۔ عنبر نے آگے سے کوئی مقابلہ نہ کیا۔ اسے بادشاہ کے سامنے لے جایا گیا تو بادشاہ سخت غصے میں تھا۔ اس نے سپاہیوں کو وہاں سے چلے جانے کا اشارہ کیا۔ جب شاہی کمرے میں عنبر اور بادشاہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اکیلے رہ گئے تو بادشاہ نے انتہائی جلدی میں کہا:

"تم نے ہماری شہزادی سے کیا باتیں کی تھیں؟ تمہیں کیسے جرأت ہوئی کہ تم زنان خانے میں جاکر ہماری اجازت کے بغیر شہزادی سے بات کرو۔"

عنبر کو بھی غصہ آگیا۔ اب اس نے بھی کھل کر بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

بادشاہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا:

"اے بادشاہ! میں نے ایسے ایسے بادشاہ دیکھے ہیں جن کے سامنے تم ایک فقیر لگتے ہو۔ میں نے ان کے سامنے بھی سچی بات کہنے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ تم کیا حیثیت رکھتے ہو؟"

بادشاہ تو غصے سے کانپنے لگا۔

"گستاخ انسان! تیری موت تیرے سر پر منڈلا رہی ہے۔"

عنبر نے فوراً جواب دیا:

"میری موت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ میں تیری بیٹی کے پاس یہ پوچھنے گیا تھا کہ نوجوان ساگان کو کس قصور میں موت کی سزا دی جا رہی ہے۔ اس کی زبانی معلوم ہوا کہ ساگان بے گناہ ہے اور تم اپنی بدنامی سے بچنے کے لئے اسے موت کے گھاٹ اتارنا چاہتے ہو۔ جس کی میں تمہیں اجازت نہیں دوں گا۔"

بادشاہ نے تالی بجائی۔ پندرہ سپاہی تلواریں لہراتے آگئے۔ بادشاہ نے عنبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

"اسے لے جاکر تہہ خانے کے کنوئیں میں ڈال دو ہم اس کا فیصلہ بعد میں کریں گے۔"

عنبر کو معلوم تھا کہ اسی تہہ خانے میں ساگان بھی قید ہے اس لئے وہ خاموش رہا۔ سپاہی اسے لے گئے۔ اور تہہ خانے کے کنوئیں میں ڈال دیا۔ ان کے جانے کے بعد عنبر نے دیکھا کہ کنواں خشک تھا اور زیادہ گہرا بھی نہیں تھا۔

جب رات ہو گئی تو عنبر اچھل کر کنوئیں سے باہر آگیا۔ باہر تہہ خانے کے دروازے پر ایک سپاہی پہرے پر کھڑا تھا عنبر سلاخوں کے پاس گیا اور سلاخوں میں سے ہاتھ ڈال کر سپاہی کی گردن اندر کو دبوچ لی اور ایک جھٹکا دے کر اسے بے ہوش کر دیا۔ پھر سلاخوں والا دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ نیم روشن راہداری میں کوٹھڑیاں بنی ہوئی تھیں۔ دروازے سلاخوں والے تھے۔ عنبر نے ایک کوٹھڑی میں دیکھا کہ ایک نوجوان سر جھکائے ایسی حالت میں بیٹھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے۔ کہ اس کے پاؤں میں زنجیر بندھی ہے۔

عنبر نے کہا:

"تمہارا نام کیا ہے دوست؟"

نوجوان نے سر اٹھا کر عنبر کی طرف دیکھا۔ طاق میں جلتے چراغ کی دھیمی روشنی میں عنبر کو محسوس ہوا کہ یہ نوجوان ہی ساگان ہے۔ وہ خوب صورت تھا۔ اگرچہ اس کا چہرہ مصیبتوں اور موت کے خوف سے اترا ہوا تھا۔

نوجوان نے بیزاری سے کہا:

"تمہیں میرے نام سے کیا؟ تم مجھے پھانسی پر چڑھانے کے لئے لینے آئے ہو تو چلو۔ میں تیار ہوں۔ خدا میری بے گناہی کا تم سے بدلہ لے گا۔"

عنبر نے کہا:

"میں تمہارا دوست ہوں اور میرا نام عنبر ہے مجھے تمہاری والدہ نے بھیجا ہے۔"

اس پر نوجوان نے چونک کر پوچھا:

"میری امی جان کیسی ہیں؟ تم — تم یہاں کیسے آئے ہو؟"

عنبر نے ایک بار پھر اس سے نام پوچھا۔ اس نے اپنا نام ساگان بتایا۔

عنبر کہنے لگا:

"تمہیں یہاں سے میرے ساتھ فرار ہونا ہوگا۔"

اور عنبر سلاخوں کو ایک طرف سے جھکا کر اندر داخل ہوا اور ساگان کی زنجیروں کو توڑ ڈالا۔ ساگان عنبر کی غیر انسانی طاقت دیکھ کر حیران رہ گیا۔ عنبر نے اسے ساتھ لیا اور راہداری میں سے نکل کر جب زینہ چڑھ کر اوپر آیا تو وہاں دو سپاہی نیزے لئے پہرے پر موجود تھے۔ عنبر نے ساگان کے کان میں سرگوشی کی۔

"تم اپنی جگہ پیچھے اندھیرے میں رک جاؤ۔ میں راستہ صاف کرتا ہوں۔"

ساگان اندھیرے میں ہو گیا۔ عنبر زینہ چڑھ کر اوپر گیا تو پہرے داروں نے تعجب سے عنبر کو دیکھا۔ وہ نیزے لے کر اس کی طرف بڑھے۔ عنبر نے ایک کا نیزہ لے کر اسے سیڑھیوں میں گرا لیا۔ اور دوسرے کا اچھل کر منہ بند کر کے اسے بھی نیچے گھسیٹ لیا۔ تاکہ وہ کوئی آواز نہ نکالے۔ پھر دونوں کی گردنیں دبا کر انہیں ہلاک نہیں کیا بلکہ بے ہوش کر دیا۔ ساگان کو ساتھ لے کر عنبر دوبارہ شاہی قلعے کے دالان کی طرف بڑھا۔ یہاں کوئی پہرے دار نہیں تھا۔ برآمدے کی ڈیوڑھی کے پاس تین چار گھوڑے بندھے ہوئے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے ساگان کو گھوڑے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ساگان بھاگ کر ایک گھوڑے پر بیٹھ گیا۔ دوسرے گھوڑے پر عنبر سوار ہو گیا۔ قلعے کی ڈیوڑھی کا بڑا دروازہ بند تھا۔ عنبر گھوڑوں کو قدم قدم چلاتا ڈیوڑھی میں آیا۔ پھر اتر کر دروازے کا تالا توڑ دیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر ساگان کے ساتھ باہر میدان میں نکل آیا۔ سامنے خندق کے اوپر بنا ہوا لکڑی کا پل تھا۔

دونوں اس پل پر سے گزر گئے۔ وہ قلعے کی کچی سڑک پر گھوڑے دوڑاتے چلے جا رہے تھے۔ کہ رات کے اندھیرے میں انہیں سامنے سے ایک گھوڑ سوار آتا دکھائی دیا۔ عنبر نے ساگان کو ایک طرف چھپ جانے کو کہا۔ اور خود گھوڑ سوار کی طرف بڑھا۔ یہ گھوڑ سوار بادشاہ کا ایک خاص جاسوس تھا۔ جو شہر کی نگرانی پر لگا تھا۔ اس نے عنبر کو دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ تو وہی شخص ہے جس کو آج ہی بادشاہ نے قید میں ڈالا تھا۔ وہ تلوار نکال کر عنبر پر حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ عنبر نے تلوار کا وار اپنی ہتھیلی پر لیا اور تلوار پکڑ کر زور سے کھینچی اور جاسوس گھوڑے سے نیچے گر پڑا۔ عنبر نے اس کے اوپر چھلانگ لگا دی۔ اور اس کی گردن کو بھی صرف اتنا دبایا کہ وہ بے ہوش ہو جائے۔ اب ساگان کو لے کر عنبر اس کے گھر کی طرف چل پڑا۔ دونوں گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے چلے جا رہے تھے۔ ساگان کی بیوہ ماں جاگ رہی تھی۔ اور اپنے بچے کو یاد کر کے رو رہی تھی۔ اس نے ساگان کو عنبر کے ساتھ گھر میں داخل ہوتے دیکھا تو خوشی سے نہال ہو گئی۔ اپنے جگر کے ٹکڑے کو سینے لگا لیا۔ پیار کیا اور پھر عنبر کا شکریہ ادا کرنے لگی۔

عنبر نے کہا:

"اماں! اب آپ کا اس شہر میں رہنا ٹھیک نہیں ہے بادشاہ کے سپاہی یہاں کسی وقت بھی آ کر ساگان کو دوبارہ گرفتار کر کے لے جائیں گے"

بیوہ ماں کہنے لگی:

"بیٹا! ہم کہاں جائیں گے۔ ہمارا تو کوئی بھی نہیں کہ جس کے پاس ہم دوسرے شہر میں چلے جائیں۔"

ساگان بولا:

"اماں! ہم سمرقند اپنی پھوپھی کے پاس چلے جاتے ہیں۔"

ماں نے کہا:

"کیا وہ ہمیں اپنے پاس رکھے گی؟"

ساگان کہنے لگا:

"ہم کچھ روز ہی اس کے پاس ٹھہریں گے۔ پھر میں الگ مکان لے لوں گا۔ اور محنت مزدوری کروں گا۔ ہم وہاں ایک نئی زندگی شروع کریں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہاں خطرہ ہے بادشاہ نے مجھے سزائے موت سنا رکھی ہے۔ وہ تو مجھے دوبارہ پکڑ لے گا۔"

عنبر بولا:

"مجھے بھی بادشاہ موت کی سزا ہی سنائے گا۔ ابھی رات کا اندھیرا باقی ہے۔ ہمیں راتوں رات اس شہر سے نکل جانا چاہیئے۔"

بیوہ ماں نے کچھ ضروری چیزیں گٹھڑی میں باندھ کر گھوڑے پر رکھیں۔ خود بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوئی اور ساگان اور عنبر کے ساتھ مکان کو الوداع کہہ کر اپنی نند کے پاس جانے کے لئے سمرقند کی جانب روانہ ہو گئے۔ سمرقند جانے کے لئے انہیں ملک ایران میں سے گذر کر جانا تھا۔ جس طرف ناگ ماریا کیٹی اور جولی سانگ چلے جا رہے تھے۔ انہیں عنبر اور تھیو سانگ کی تلاش تھی۔ راتوں رات گھوڑوں پر سفر کرتے وہ صبح کے وقت ایک چھوٹے سے شہر کی سرائے میں پہنچے۔ یہاں انہوں نے دوپہر تک آرام کیا۔

اب عنبر نے ساگان سے کہا:

"میں تمہیں خطرے کی حدود سے نکال لایا ہوں۔ اب آگے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ایران کا ملک زیادہ دور نہیں ہے۔ تم اپنی والدہ کو لے کر آرام سے سفر کر سکتے ہو کیا خیال ہے تمہارا؟"

ساگان بولا:

"ہاں عنبر بھائی! اب ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اب اگر تم چاہو تو واپس جا سکتے ہو۔ مگر تم کہاں جاؤ گے؟ واپس تو تم بھی اس شہر میں نہیں جا سکتے۔"

عنبر نے کہا:

"جا تو سکتا ہوں مگر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں یہاں سے ملک شام کی طرف جاؤں گا مجھے بھی اپنے دوستوں کی تلاش ہے۔"

عنبر کو معلوم نہیں تھا کہ ملک ایران میں اس وقت ناگ ماریا کیٹی اور جولی سانگ موجود تھے۔ جو تھیو سانگ کی تلاش میں کوہ قاف کی طرف جا رہے تھے۔ مگر اتنی دور سے نہ عنبر کو ان کی خوشبو آ سکتی تھی نہ ان کو عنبر کی خوشبو محسوس ہو سکتی تھی عنبر کا خیال تھا کہ اس کے ساتھی ملک شام میں ہوں گے۔ چنانچہ عنبر نے ساگان اور اسکی والدہ کو ایران کی طرف رخصت کیا اور خود ملک شام کے شہر دمشق کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ سارا دن ریت کے گرم میدان میں سفر کرتا رہا۔ گھوڑے کو پیاس لگی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ عنبر کو پیاس محسوس نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر گھوڑے کا پیاس کے مارے برا حال ہو رہا تھا۔ عنبر گھوڑے سے اتر کر اس کی باگ تھامے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیدل چل رہا تھا۔ ریت گرم تھی۔ اور اس کے پاؤں ریت میں دھنس رہے تھے۔ دور صحرا میں عنبر کو ایک درختوں کا جھنڈ نظر آیا۔

عنبر اس جھنڈ کی طرف بڑھنے لگا۔ کافی دیر تک چلتے رہنے کے بعد وہ درختوں میں آگیا۔ یہ کھجور اور زیتون کے درخت تھے۔ ان کے درمیان پانی کا ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ عنبر نے گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ گھوڑے نے جی بھر کر پانی پیا۔ عنبر نے بھی منہ ہاتھ دھو کر پانی کے چند گھونٹ پی کر حلق کو تر کیا۔ گھوڑا گھاس چرنے لگا۔ عنبر درخت کی چھاؤں میں بیٹھ کر اپنے ساتھیوں ناگ ماریا کیٹی تھیو سانگ اور رجلی سانگ کے بارے میں سوچنے لگا کہ اگر یہ لوگ دمشق میں اسے نہ ملے تو پھر وہ کس ملک کی طرف جائے گا۔ جب دن کی تپش کم ہوئی اور سورج غروب ہونے لگا تو عنبر گھوڑے پر سوار ہو کر دمشق کی طرف چل پڑا۔ رات بھر وہ سفر کرتا رہا۔ صبح کے وقت اسے دور دمشق کی دیوار اور مکان نظر آنے لگے۔ دمشق پر اس زمانے میں ھینی بال کی حکومت تھی جو ایک جابر اور بت پرست بادشاہ تھا۔ عنبر ایک سرائے میں آگیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ شہر میں نکل آیا۔ اس شہر میں بھی اسے اپنے ساتھیوں میں سے کسی کی بھی خوشبو نہیں آرہی تھی۔ پھر بھی وہ ان کی تلاش میں دمشق کی پراسرار پرانی گلیوں اور بازاروں میں پھرتا رہا۔ پھرتے پھرتے اسے شام ہو گئی۔ عنبر واپس سرائے میں آگیا۔ پھر رات ہو گئی۔ دمشق شہر کی گلیاں اور بازار بالکل سنسان ہو گئے۔ گھروں کے چراغ گل کر دیئے گئے۔ صرف شہر کے دروازوں کے اوپر مشعلیں روشن تھیں۔ عنبر کو نیند تو آتی نہیں تھی۔ وہ کچھ دیر سرائے کے باہر بیٹھا رہا پھر اٹھ کر شہر کے دروازے سے باہر نکل آیا۔ آسمان ستاروں سے بھرا ہوا تھا۔ ستاروں کی پھیکی پھیکی روشنی چاروں طرف صحرائی ٹیلوں پر پھیلی ہوئی تھی فضا میں ہلکی ہلکی ٹھنڈک تھی۔ ایک گہری خاموشی چھا رہی تھی۔ عنبر کو یہ منظر بڑا اچھا لگا۔ اس کا دل سیر کرنے کو چاہنے لگا۔ وہ صحرا میں ٹیلوں کی طرف آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

ریت ٹھنڈی تھی۔ چلتے چلتے وہ صحرائی راستے کے قریب ایک کنوئیں کے پاس پہنچ کر رک گیا۔ یہاں اسے ایک عجیب سی خوشبو آئی۔ پہلے تو وہ سمجھا کہ یہ کسی پھول کی خوشبو ہے۔ صحرا میں رات کو عجیب عجیب طرح کے پھول خوشبو دیا کرتے ہیں۔ یہ شبنم کی نمی میں کھلتے ہیں اور دن کی تپش میں مرجھا جاتے ہیں عنبر پھول کی تلاش میں سامنے والے ٹیلے کی جھاڑیوں کی طرف چلا۔ ٹیلے کے قریب پہنچا تو اسے آدمیوں کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ عنبر وہیں ٹھٹھک کر بیٹھ گیا۔ دو آدمی ٹیلے کی دوسری جانب آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ ایک کہہ رہا تھا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہاں زیادہ دیر ٹھہرنا مناسب نہیں۔ سپیرے کی بیٹی کے جسم سے جو خوشبو نکل رہی ہے ہو سکتا ہے اس خوشبو کے سراغ پر اس کا سپیرا باپ یہاں پہنچ جائے۔"

دوسرا بولا:

"تم نے اسے اچھی طرح بے ہوش کیا تھا نا"

پہلے نے کہا:

"ہاں ہاں! اب یہ ایران پہنچ کر ہی ہوش میں آئے گی۔ جب ہم اسے ھینی بال بادشاہ کے سپہ سالار کے حوالے کر چکے ہوں گے۔ اور اپنا انعام اس سے وصول کر چکے ہوں گے۔"

دوسرا کہنے لگا:

"کم بخت بڑی مشکل سے ایسی لڑکی ہاتھ لگی ہے جس کے جسم سے ہر وقت خوشبو کی لہریں نکلتی ہوں۔"

پہلا آدمی بولا:

"سپہ سالار نے انعام بھی تو بہت رکھا ہوا ہے۔ ایک لاکھ سونے کے سکے۔ بہت بڑی رقم ہے۔ ہم آدھا آدھا کر لیں گے۔ جب بھی ہم دولت مند ہو جائیں گے اور اس ٹھگی کے پیشے کو چھوڑ کر کوئی کاروبار شروع کر دیں گے۔"

دوسرا کہنے لگا:

"اب یہاں سے نکل چلو بھائی۔ اٹھو۔"

پہلے کی آواز آئی:

"اس کو گھوڑے پر ڈالو۔ کسی طرح اس لڑکی کے جسم سے آنے والی خوشبو بند نہیں کی جا سکتی؟"

دوسرے نے کہا:

"کئی جتن کر کے دیکھ لئے ہیں۔ بہتر ہے کہ اسے اسی طرح لے جاتے ہیں۔ کم از کم اس شہر کی حدود سے تو باہر نکلو۔ ایران ہم صبح تک پہنچ جائیں گے۔"

عنبر کا ماتھا ٹھنکا۔ تو یہ خوشبو ایک لڑکی کے جسم سے آ رہی تھی۔ جو ایک سپیرے کی بیٹی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایرانی بادشاہ ھینی بال کے سپہ سالار کو ایسی عورت کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی کہ اس نے اس کو حاصل کرنے کے لئے ایک لاکھ سونے کے سکے انعام رکھ دیا! کہیں وہاں تک ماریا تو نہیں پہنچ گئے ہیں! عنبر نے ان آدمیوں کے ساتھ جانے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ ٹیلے کی اوٹ میں ہو گیا۔ کیونکہ دونوں آدمی اب ٹیلے کی دوسری جانب سے گھوڑوں پر سوار ہو کر باہر نکل آئے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تیسرے گھوڑے پر انہوں نے ایک بوری ڈال رکھی تھی جس میں پیرے کی بیٹی بے ہوش تھی۔ اس لڑکی کے جسم سے صحرائی پھولوں کی خوشبو آ رہی تھی۔ دونوں ٹھگ گھوڑوں کو صحرا میں دوڑاتے ملک ایران کی طرف روانہ ہو گئے۔

عنبر وہاں سے فوراً سرائے میں واپس آیا۔ اپنے گھوڑے پر بیٹھا اور اسے صحرا میں لے کر دونوں ٹھگوں کے پیچھے پیچھے کچھ فاصلہ رکھ کر چل پڑا۔ رات بھر یہ سفر جاری رہا۔ آدھی رات کو دونوں ٹھگ راستے میں ایک جگہ رکے۔ انہوں نے گھوڑوں کو چشمے پر پانی پلایا۔ تھوڑی دیر آرام کیا اور دوبارہ روانہ ہو گئے۔ عنبر ان کے پیچھے پیچھے تھا۔ دن کا اجالا صحرا میں پھیلنے لگا تو عنبر کافی پیچھے ہو گیا۔ کیونکہ وہ روشنی میں دیکھا جا سکتا تھا۔ عنبر نے خود ان ٹھگوں پر نگاہ رکھی ہوئی تھی۔ ویسے بھی اس کو علم ہو چکا تھا۔ کہ یہ لوگ پیرے کی خوشبو والی بیٹی کو ہتھیا لے سپہ سالار کے پاس لے جا کر اس سے انعام حاصل کریں گے دن کافی نکل آیا تھا کہ ملک ایران کے دارالحکومت کے شہر کی فصیلیں اور مکانات نظر آنے لگے۔

عنبر تعاقب میں چلا آرہا تھا۔ دونوں ٹھگ شہر میں داخل ہوتے ہی شاہی محل کی طرف چلے۔ شاہی محل سے پہلے ایک چھوٹا سا محل نما مکان تھا۔ جس کے اردگرد فوارے چل رہے تھے۔ پھاٹک پر پہرے دار کھڑے تھے۔ یہ سپہ سالار کا چھوٹا محل تھا۔ پہرے داروں سے ٹھگوں نے کوئی بات کی اور انہوں نے گیٹ کھول دیا۔ دونوں ٹھگ پیرے کی خوشبو والی لڑکی کو لے کر سیدھے سپہ سالار کے خاص کمرے کے باہر آ گئے۔ گھوڑوں کو انہوں نے ایک درخت کے نیچے باندھا اور لڑکی والی بوری کاندھے پر ڈال کر سپہ سالار کے کمرے کے باہر برآمدے میں آ کر بیٹھ گئے۔ سپہ سالار کو اطلاع کر دی گئی۔ وہ خود باہر آ گیا۔ یہ ایک کرخت چہرے والا آدمی تھا۔ جس کے ماتھے پر جنگ میں لگے ہوئے تلوار کے زخموں کے نشان تھے۔ آنکھیں سرد اور سنگدل تھیں۔ اس نے ٹھگوں کی طرف دیکھا اور بولا:

"کیا یہ خوشبو اس بوری میں بند لڑکی کے جسم سے آ رہی ہے؟"

ایک ٹھگ نے ادب سے کہا:

"ہاں سپہ سالار اعظم۔ آپ خود ملاحظہ فرما لیجئے۔ ہم نے بڑی جان جوکھوں کے بعد یہ نایاب لڑکی آپ کے لئے حاصل کی ہے۔ اب ہمیں ہمارا انعام عنایت فرمایئے گا؟"

سپہ سالار نے بوری کھول کر لڑکی کو غور سے دیکھا۔ لڑکی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بے ہوش تھی۔ اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔ اس کے سارے جسم سے صحرائی پھول کی خوشبو اٹھ رہی تھی۔

سپہ سالار نے کہا:

"کہیں تم نے اس کے سارے جسم پر خوشبو تو نہیں مل دی ہے؟"

ایک ٹھگ نے کہا:

"حضور! آپ کنیزوں سے کہیں کہ اس نایاب لڑکی کو غسل دے کر دیکھ لیں۔ خوشبو اصلی ہے حضور اور اس لڑکی کے جسم سے ہی نکل رہی ہے۔ ہم نے بڑی تلاش اور مصیبتوں کے بعد اس خوشبو والی لڑکی کو حاصل کیا ہے۔"

سپہ سالار بولا:

"اسے ہوش کب آئے گا؟"

ٹھگ بولا:

"حضور! بس تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا۔"

سپہ سالار نے کہا:

"ٹھیک ہے۔ تم لوگ شاہی مہمان خانے میں ٹھہرو۔ ہم اپنی تسلی کرنے کے بعد تمہیں تمہارا انعام دیں گے۔"

سپہ سالار نے بے ہوش لڑکی کو غلاموں سے اٹھوایا اور اندر اپنے پلنگ پر جاکر لٹا دیا۔ پھر سپہ سالار نے اپنے خاص رازدار دوست حکیم طغرل کو بلوایا۔

طغرل نے آکر بے ہوش لڑکی کو اچھی طرح سے دیکھا اور بولا:

"سپہ سالار! یہ بالکل اصلی خوشبو والی لڑکی ہے ایسی لڑکی ہزاروں برس بعد دنیا میں پیدا ہوتی ہے۔ تم بہت خوش قسمت ہو کہ تمہیں ایسی لڑکی مل گئی۔"

سپہ سالار بہت خوش ہوا اور طغرل کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا:

"اس راز کو راز ہی رہنا چاہیے۔ ابھی تک اس کے بارے میں صرف اس غلام کو علم ہے جو اس لڑکی کو اٹھا کر کمرے میں لایا تھا۔ اور ان دو آدمیوں کو معلوم ہے جو اس لڑکی کو کہیں سے اغوا کر کے لائے ہیں۔"

پھر مکارانہ انداز میں مسکرا کر بولا:

"طغرل میرے دوست! تم جانتے ہو کہ اب تمہیں کیا کرنا ہے۔"

طغرل بولا:

"خوب جانتا ہوں دوست۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کے ساتھ ہی طغرل باہر آگیا۔ وہاں وہ غلام موجود تھا جو خوشبو والی لڑکی کو اٹھا کر سپہ سالار کے کمرے میں لایا تھا۔ طغرل نے تلوار کے ایک ہی وار سے بے گناہ غلام کی گردن اڑا دی۔ اس کے بعد وہ شاہی مہمان خانے میں گیا۔ جہاں دونوں ٹھگ عالی شان پلنگ پر بیٹھے انعام کی رقم ملنے کے بعد ہوائی قلعے بنا رہے تھے۔ طغرل بیگ کو دیکھ کر ایک ٹھگ نے کہا:

"حضور! ہمارا انعام ہمیں مل جائے گا نا؟"

طغرل نے کہا:

"کیوں نہیں۔ تمہارا انعام تمہیں ضرور ملے گا"

اور اس کے ساتھ ہی نیام سے تلوار نکال لی۔ ٹھگ ڈر کر پیچھے ہٹے۔ وہ نہتے تھے۔

○

کستوری ناگن

طغرل نے تلوار کے ایک وار سے ایک ٹھگ کو قتل کر دیا۔

دوسرا ٹھگ ڈر کر کھڑکی کی طرف بھاگا۔ طغرل نے دور سے تلوار اس پر پھینک دی۔ تلوار اس کی پشت میں جا کر ترازو ہو گئی۔ یعنی آر پار ہو گئی۔ دوسرا ٹھگ بھی قتل ہو گیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر طغرل واپس سپہ سالار کے پاس آیا اور اسے خوش خبری سنائی کہ اب دنیا میں کسی کو معلوم نہیں سوائے تمہارے اور میرے۔ کہ خوشبو والی لڑکی ہمارے پاس ہے

سپہ سالار کہنے لگا:

"مگر طغرل اسے ابھی تک ہوش نہیں آیا"

طغرل نے ایک خاص بوٹی جیب سے نکال کر لڑکی کے ناک کے پاس رکھ دی۔ خوشبو والی لڑکی نے ایک ہلکی سی چھینک ماری اور آنکھیں کھول دیں۔

چاروں طرف دیکھا اور گھبرائی ہوئی پریشان آواز میں پوچھا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں کہاں ہوں؟"
طغرل بیگ اور سپہ سالار اس کے پاس کھڑے تھے۔
سپہ سالار نے کہا!
"تم محفوظ جگہ پر ہو۔ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں۔"
خوشبودار لڑکی اٹھ کر بیٹھ گئی۔
وہ پریشان تھی اور بولی!
"یہ میرے باپ کا گھر نہیں ہے۔ مجھے یہاں کون اٹھا لایا ہے۔ مجھے میرے باپ کے پاس لے چلو۔ نہیں تو میں شور مچا دوں گی۔"
طغرل نے جلدی سے جیب میں سے ایک رومال نکالا اور خوشبودار لڑکی کے منہ پر رکھ کر دبا دیا۔ لڑکی ذرا سی دیر تڑپی اور پھر بے ہوش ہو گئی۔
طغرل نے سپہ سالار کی طرف دیکھ کر کہا!
"میں اسی مقصد کے لئے بے ہوشی کی دوا میں بھگویا ہوا رومال ساتھ لایا تھا۔"
سپہ سالار نے سر کو جھٹک کر گہرا سانس لیا اور بولا!
"اس مصیبت کو تہہ خانے میں بند کر دو طغرل۔ جب تک یہ سیدھی راہ پر نہیں آتی اسے وہیں پڑا رہنے دو۔ کیونکہ اس کے دل کا راضی ہونا ضروری ہے ورنہ ہم اس کے جسم سے وہ خاص چیز حاصل نہیں کر سکیں گے۔ جو ہمیں اس ملک کا شہنشاہ اور تمہیں وزیر اعظم بنائے گی۔"
طغرل بولا!
"تم فکر نہ کرو دوست! یہ خود ہی راضی ہو جائے گی اور ہم اپنے منصوبے اور پرانی کتابوں میں لکھے ہوئے نسخے کے مطابق اس کے جسم سے وہ خاص شے ضرور حاصل کر لیں گے۔ جو بادشاہ ھینی بال کو خود بخود تمہارے حق میں تخت دست بردار کرنے پر مجبور کر دے گی۔"
سپہ سالار نے ماتھے پر آیا ہوا پسینہ پونچھتے ہوئے کہا!
"یہی ایک ترکیب رہ گئی ہے طغرل ورنہ ہم ھینی بال کو قتل کر کے بھی تخت پر قبضہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ساری فوج اس کی وفادار ہے۔ فوج ہمیں ایک سیکنڈ کے لئے بھی زندہ نہیں چھوڑے گی۔"
طغرل نے سپہ سالار کو تسلی دی اور بے ہوش خوشبودار لڑکی کو اٹھا کر اسی کمرے کے نیچے خفیہ راستے سے تہہ خانے میں لے گئے۔
اب ہم واپس عنبر کی طرف آتے ہیں۔ وہ بہت دیر تک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سپہ سالار کے محل کے باہر دور ایک ٹیلے کی اوٹ میں بیٹھا دونوں ٹھگوں کے باہر آنے کا انتظار کرتا رہا۔ وہ اس کے سامنے خوشبو دار لڑکی کو ساتھ لے کر سپہ سالار کے محل میں داخل ہوئے تھے۔ جب شام ہو گئی اور ٹھگ باہر نہ آئے تو عنبر واپس شہر کی سرائے میں آ گیا۔ دوسری طرف جب رات کو تہہ خانے سے بھی لڑکی کی خوشبو باہر نکلنے لگی تو سپہ سالار نے فوراً اپنے حکیم دوست طغرل کو طلب کیا اور کہا:

"کسی طریقے سے اس لڑکی کے جسم سے نکلنے والی خوشبو بند کرو نہیں تو یہ خوشبو سارے محل میں پھیل جائے گی اور ہنی بال کو تشویش ہو گی۔"

طغرل سوچ میں پڑ گیا۔

کہنے لگا:

"سپہ سالار! یہ خوشبو قدرتی طور پر اس لڑکی کے خون میں شامل ہے۔ جس طرح ہرن کے نافے میں کستوری ہوتی ہے۔ لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ یہ خوشبو عارضی طور پر باہر کسی کو محسوس نہ ہو۔"

طغرل فوراً اپنے دواخانے میں گیا اور وہاں سے کچھ دواؤں کو ملا کر ایک عرق تیار کیا اور لے آیا۔ اس عرق کے چند قطرے اس نے بے ہوش خوشبو دار لڑکی کے حلق میں ٹپکائے۔ تھوڑی دیر بعد خوشبو آنی بند ہو گئی۔

سپہ سالار بڑا خوش ہوا۔

طغرل نے کہا:

"میرا خیال ہے پندرہ روز تک اس لڑکی کے جسم کی خوشبو کسی کو محسوس نہیں ہو گی۔"

سپہ سالار کہنے لگا:

"کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہم اس کے جسم سے وہ خاص شے حاصل کرنے میں ناکام ہو جائیں جس کی مدد سے ہمیں اس ملک کے تخت و تاج پر قبضہ کرنا ہے؟"

طغرل نے مسکرا کر کہا:

"میرے دوست! ایسا ہرگز نہیں ہو گا۔ کیونکہ اس لڑکی کے جسم سے خوشبو نکلنا بند نہیں ہوئی۔ بلکہ خوشبو برابر نکل رہی ہے اور خوشبو اس لڑکی کے خون میں شامل ہے۔ مگر فرق صرف اتنا ہی ہے کہ وہ میرے اس عرق کی وجہ سے کسی کو محسوس نہیں ہو گی۔"

سپہ سالار نے اطمینان کا سانس لیا اور بولا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"طغرل! میرے دوست! اب تم کل سے اپنا کام شروع کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ اب جب کہ ہمیں دنیا کی نایاب ترین مخلوق خوشبودار لڑکی مل گئی ہے۔ تو ہم جلدی سے جلدی اس کے جسم سے وہ شے حاصل کر لیں جس کی مدد سے ہمیں تخت پر قبضہ جمانا ہے۔"

طغرل کہنے لگا:

"میں کل ہی سے اپنا کام شروع کر دوں گا۔ تم بالکل فکر نہ کرو۔"

رات گذرتی جا رہی تھی عنبر سرائے میں لیٹا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ پہلے جو خوشبودار لڑکی کی خوشبو اسے محسوس ہوتی تھی اب محسوس نہیں ہو رہی۔ اسے یقین تھا کہ خوشبودار لڑکی ٹھگوں نے سپہ سالار کے حوالے کر دی ہوگی۔ اور اپنا انعام لے کر کسی خفیہ راستے سے نکل گئے ہوں گے۔ عنبر کو اس شہر سے ناگ ماریا کیٹی اور تھیوسانگ وغیرہ کی خوشبو بھی نہیں آ رہی تھی۔ وہ سوچنے لگا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس پیرے کی بیٹی کے جسم سے خوشبو کیسے نکلتی ہے؟ اس نے آج تک کبھی کسی ایسی عورت یا آدمی کو نہیں دیکھا تھا کہ جس کے جسم سے اصلی خوشبو کی لہریں نکلتی ہوں۔ دوسری بات یہ تھی اس سپہ سالار کو اس لڑکی کی اتنی کیا ضرورت تھی کہ اس کے لئے وہ ایک لاکھ سونے کے سکے انعام دینے کو تیار تھا! معاملہ سارے کا سارا پر اسرار تھا۔ عنبر کو ایک خیال یہ بھی تھا کہ ہو سکتا ہے معمے کو حل کرنے سے ناگ ماریا اور کیٹی تھیوسانگ کا بھی کوئی سراغ مل جائے۔ رات بھر وہ جاگتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو وہ اٹھ کر نہر پر گیا۔ اس نے غسل کیا۔ پھر سرائے میں واپس آ کر سرائے کے مالک سے باتیں کرنے لگا۔ وہ اس ملک کے سیاسی اور محلاتی حالات کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ سرائے کے مالک کی باتوں سے معلوم ہوا کہ ہینی بال ایک بادشاہ ہی نہیں بلکہ ایک جابر جرنیل بھی ہے۔ ساری فوج اور رعایا اسے پسند کرتی ہے کیونکہ اس نے فوج اور رعایا کے لئے بڑے اچھے کام کئے ہیں۔ اور رعایا بے حد خوش حال ہے۔ وہ اپنے ملک کے دشمنوں کے لئے جابر ہے۔ مگر اپنی رعایا اور دوستوں کے لئے بڑا اچھا ہے۔

عنبر نے سرائے کے مالک سے یونہی پوچھا۔

"کیا یہاں سانپوں کا تماشہ دکھانے والے بھی ہوتے ہیں؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سرائے والا بولا:

"کبھی کبھی کوئی شاہی پارٹی ہوتی ہے تو سپیرے آجاتے ہیں۔ اور سانپوں کا تماشا دکھا کر چلے جاتے ہیں۔ یہاں شہر میں کوئی ایسا سپیرا نہیں رہتا جو لوگوں کو تماشا دکھاتا ہو۔"

عنبر کو سرائے والے سے کچھ مفید معلومات نہ مل سکیں۔ وہ سوچنے لگا کہ اب اسے سپیرے کی بیٹی کا معمہ ہی حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وہ سپیرے کی بیٹی سے ہو سکتا ہے اسے ناگ کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو جائیں لیکن عنبر کو وہ دونوں ٹھگ ہی سپیرے کی بیٹی کے بارے میں کچھ بتا سکتے تھے اور ان کا کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ اب صرف سپہ سالار ہی ایک ایسا شخص تھا جس سے عنبر کچھ پتہ کر سکتا تھا۔ اس نے سپہ سالار سے ملنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مگر سپہ سالار سے ملنا کوئی آسان بات نہیں تھی۔ اس نے سرائے والے سے کہا:

"سنا ہے بادشاہ کا سپہ سالار بڑا اچھا آدمی ہے؟"

سرائے والا ناک سکیڑ کر بولا:

"اس کا تو تم نام ہی نہ لو۔ اس سے زیادہ ظالم آدمی بادشاہ کے دربار میں اور کوئی نہیں ہے۔"

اب عنبر نے زیادہ کریدنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا:

"کیوں! کیا وہ کوئی جادوگر ہے؟"

سرائے والے نے دائیں بائیں دیکھا اور رازداری سے بولا:

"لوگ کہتے ہیں کہ وہ جادو ٹونا بھی کرتا ہے۔ اس کا ایک دوست خاص طغرل ہے۔ وہ شاہی حکیم کا بیٹا ہے مگر سپہ سالار کا بڑا دوست ہے کہتے ہیں کہ طغرل سپہ سالار کے لئے جادو ٹونا بھی کیا کرتا ہے۔"

عنبر کے لئے یہ ایک مفید سراغ تھا۔ اس نے سپہ سالار کی بجائے اس کے دوست طغرل سے ملنے کا فیصلہ کر لیا۔ عنبر خود جڑی بوٹیوں کا ماہر تھا۔ اور طغرل بھی شاہی حکیم کا بیٹا تھا۔ اس نے پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ طغرل شہر میں ایک حویلی میں رہتا تھا۔ عنبر اس حویلی کی طرف چل پڑا۔ اس وقت طغرل خوشبودار لڑکی کے لئے ایک خاص دوا تیار کر رہا تھا۔ عنبر نے حویلی میں پہنچ کر اندر پیغام بھجوایا کہ مصر کا ایک حکیم عنبر اس سے ملنا چاہتا ہے۔

طغرل نے سارا سامان ایک طرف لگا دیا اور بیٹھک میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آگیا۔ اسے مصر کے حکیم کا آنا اس وقت برا لگا تھا۔ مگر طغرل کا یہ اصول تھا۔ کہ وہ مصر کے حکیموں سے ضرور مل لیا کرتا تھا۔ کیونکہ مصر میں جادو ٹونا بہت تھا اور مصر کے حکیم جادو ٹونے میں بڑے ماہر ہوا کرتے تھے۔ بیٹھک میں آکر اس نے دیکھا کہ ایک گھنگریالے بالوں والے نوجوان بیٹھا ہے۔ اس کو دیکھ کر بولا:

”کیا تم ہی مصری حکیم ہو؟“

عنبر نے اٹھ کر ہاتھ ملایا اور بولا۔

”جی ہاں! اور آپ طغرل ہی ہیں نا!“

طغرل نے کہا:

”ہاں۔“

عنبر بولا:

”آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ میں نے آپ کی مصر میں ہی بڑی تعریف سنی تھی۔ جڑی بوٹیوں کی تلاش میں صحرائے ایران میں آیا تھا۔ یہاں پہنچا تو سوچا کہ آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کر لیا جائے۔ میں نے آپ کو پریشان تو نہیں کر دیا؟“!

طغرل کرسی پر بیٹھ گیا اور عنبر کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا:

”نہیں نہیں۔ تشریف رکھو۔“

اصل میں طغرل حکیم عنبر سے بالکل متاثر نہیں ہوا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ کوئی بزرگ حکیم ہوگا جس کو جادو ٹونے کا بہت تجربہ ہوگا۔ لیکن یہاں اس کے سامنے ایک نوجوان بیٹھا تھا۔ طغرل اسے اب جلدی فارغ کر دینا چاہتا تھا۔ تاکہ اپنے کمرے میں جاکر خوشبودار لڑکی کے دل اور اس کی مرضی پر قبضہ جمانے کے لئے جو خاص دوائی تیار کر رہا تھا۔ اس پر دوبارہ کام شروع کر دے۔

طغرل نے بے دلی سے کہا:

”فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟“!

عنبر نے ایک زمانہ بلکہ بہت سے زمانے دیکھے تھے طغرل کی شکل ہی سے سمجھ گیا کہ اس پر زیادہ اثر نہیں ہوا۔ مگر عنبر جب چاہے اس پر اپنا اثر ڈال سکتا تھا۔ اسی مقصد کو لے کر وہ وہاں آیا تھا۔

اس نے حکیم طغرل سے کہا:

”مجھے خوشی ہے کہ آپ بھی نوجوان ہیں اور اس عمر میں ہی آپ نے کافی شہرت حاصل کر لی ہے ویسے مجھے بھی جڑی بوٹیوں کو جمع کرنے کا بڑا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شوق ہے۔"

طغرل بور ہو رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ عنبر اب وہاں سے چلا جائے۔ بولا:

"اچھی بات ہے یہ شوق بُرا نہیں ہے۔ کوئی اور کام تو آپ کو مجھ سے نہیں ہے؟ دراصل میں ایک ضروری دوائی بنانے میں مصروف ہوں۔ بادشاہ کے سر میں اکثر درد رہتا ہے۔ میں اس کے لئے خاص سفوف تیار کر رہا ہوں۔"

عنبر کو موقع ہاتھ آگیا۔

کہنے لگا:

"کیا آپ نے کوکان بوٹی کو کبھی استعمال نہیں کیا؟"

عنبر نے یونہی ایک بناوٹی بوٹی کا نام لے لیا تھا۔ راستے میں اس نے ایک خشک جھاڑی کی ٹہنی کا ایک ٹکڑا کاٹ کر جیب میں رکھ لیا تھا۔

حکیم طغرل نے مسکراتے ہوئے کہا:

"ایسی احمقانہ بوٹی کا نام میں نے پہلے کبھی نہیں سنا۔ یہ کون سی بوٹی ہے! مجھے تو کوئی مسخری بوٹی لگتی ہے۔"

عنبر نے دل میں کہا! پیارے ابھی تم اپنی ساری چوکڑی بھول جاؤ گے۔ پھر عنبر نے جیب سے ٹہنی کا ٹکڑا نکال کر سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہ ہے کوکان بوٹی۔"

طغرل اب سخت بیزار ہو رہا تھا۔ اس نے بے دلی سے جھاڑی کی خشک ٹہنی کے ٹکڑے کو انگلی سے ہلا جلا کر دیکھا اور بولا:

"مجھے تو یہ بیکار شے ہی لگتی ہے۔"

عنبر بولا:

"اس کی دو خاصیتیں ہیں۔ پہلی یہ کہ اگر اس کا سفوف بنا کر تھوڑا سا کھا لیا جائے تو سر درد کبھی نہیں ہوتی۔ اور دوسری خاص بات یہ ہے کہ اگر اسے چبا کر کھا لیا جائے تو انسان کے جسم پر چاقو خنجر تیر تلوار کا وار اثر نہیں کرتا۔"

اس پر طغرل چونکا۔ کیونکہ یہ ایک ایسی بات تھی جس سے جنگ و جدل کی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کیا جا سکتا تھا۔ اگر کسی بادشاہ کی فوج کے سپاہیوں کو یہ بوٹی کھلا دی جائے تو دشمن کے سپاہی کا وار اس پر کوئی اثر نہیں کرے گا۔ اور وہ بادشاہ ساری دنیا کو فتح کر سکتا ہے۔ پہلے تو طغرل کو یقین نہ آیا۔ عنبر نے سوچا اگر یہ چھوٹی سی ٹہنی کا ٹکڑا طغرل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے کھا لیا تو اس پر تلوار اور چاقو کے وار کا اثر ضرور ہو گا۔ جبکہ عنبر پر ایسا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ چنانچہ عنبر نے جلدی سے شی کا چھوٹا سا ٹکڑا اٹھایا اور اپنے منہ میں ڈال لیا اور اسے چباتے ہوئے بولا!

"طغرل صاحب: شاید آپ کو میری بات کا یقین نہیں آ رہا تھا۔ اب خود تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ میں نے آپ کے سامنے کوکان بوٹی کا ٹکڑا کھا لیا ہے۔ آپ اب چاقو سے میرے جسم پر زخم لگائیں۔"

حکیم طغرل کو اب بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک انسان پر تلوار کا وار کیا جائے اور اس کو تلوار کا زخم بھی نہ لگے۔ مگر عنبر کے مجبور کرنے پر وہ چاقو لے کر آ گیا۔

عنبر نے کہا:

"چاقو میرے جسم کے کسی حصے پر ماریئے۔"

حکیم طغرل ہچکچانے لگا۔

"ارے نہیں بھائی۔ میں یہ کام نہیں کر سکتا۔ یہ۔۔۔ یہ تم خود ہی کر کے دکھاؤ۔"

عنبر نے کہا!

"چلئے ٹھیک ہے۔ میں ہی یہ تجربہ کر کے دکھا دیتا ہوں۔"

عنبر نے اپنے بازو کا بٹن کھول کر سامنے کر دیا۔ پھر چاقو دوسرے ہاتھ میں پکڑا اور زور سے اپنے بازو میں گھونپ دیا۔ طغرل غور سے دیکھنے لگا۔ چاقو عنبر کے بازو میں آدھا اتر چکا تھا۔ مگر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں گر رہا تھا۔ عنبر نے چاقو باہر کھینچ لیا۔ عنبر کے بازو پر زخم کا معمولی سا نشان بن گیا تھا جس میں سے خون بالکل نہیں رس رہا تھا۔ پھر طغرل کے دیکھتے دیکھتے یہ زخم اپنے آپ بند ہو گیا۔ اور بازو کی جلد پھر ویسے ہی ہو گئی جیسے پہلے تھی۔

طغرل کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ تو عنبر کو ایک معمولی ناتجربہ کار لڑکا سمجھ رہا تھا۔ اور اس نے تو کمال کر کے دکھا دیا تھا۔ طغرل نے فوراً عنبر کی خوشامد اور آؤ بھگت شروع کر دی۔ اس کے لئے پھلوں کا رس منگوایا۔

پھر کہا!

"عنبر صاحب! آپ کے پاس تو اتنی چھوٹی عمر میں ایسا زبردست علم ہے جڑی بوٹیوں کا کہ میں دنگ ہو کر رہ گیا ہوں۔ یہ فرمایئے کہ یہ کوکان بوٹی کہاں سے ملتی ہے؟"

عنبر نے دل میں کہا! اب آیا ہے یہ شخص سیدھی راہ پر۔ کہنے لگا!

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کوکان بوٹی مصر کے شمالی صحراؤں میں ملتی ہے بڑی
مشکل سے ملتی ہے۔ مگر میں نے ایسے لوگ پال رکھے
ہیں۔ جو مجھے صحرا سے یہ بوٹی لا کر دے دیتے ہیں اس
وقت کوکان بوٹی کا میرے پاس صرف
ایک ہی ٹکڑا تھا جو میں نے آپ کی آنکھوں کے سامنے
کھالی ہے اور آپ اس کی زبردست طاقت کو
دیکھ چکے ہیں۔"

طغرل نے عنبر کے ہاتھ کو چوم لیا پھر خوشامد کرتے ہوئے بولا:

"عنبر بھائی آپ تو بہت بڑے حکیم ہیں۔ میں تو آپ کا
کام دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کیا یہ بوٹی مجھے مل سکتی ہے؟
میرا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ میرے ساتھ معاہدہ کر لیں
تو میں آپ سے یہ بوٹی ہزاروں کی تعداد میں خرید سکتا ہوں۔"

عنبر نے ہنس کر کہا:

"میں آپ کی پیش کش پر ضرور غور کروں گا۔ مگر
مشکل یہ ہے کہ آپ کو دو ایک مہینے انتظار کرنا
پڑے گا۔"

حکیم طغرل بولا:

"میں دو مہینے انتظار کر سکتا ہوں۔ کیا آپ کو مصر
جا کر یہ بوٹی تلاش کرنی ہو گی؟"

عنبر وہاں سے کیسے جا سکتا تھا۔ اس نے کہا:

"میرا ایک خاص آدمی میرے ساتھ ہے میں اسے کل
ہی مصر بھیج دوں گا۔ وہ لوٹ میرے گھر سے کر
صحرا میں جائے گا اور کوکان جڑی بوٹی اکٹھی کر کے
لے آئے گا۔"

طغرل خوش ہو کر بولا:

"بالکل ٹھیک ہے۔ تب تک تم میرے خاص مہمان
بن کر میری حویلی میں ہی رہو گے۔ میں دوسری منزل پر
ایک کمرہ خالی کروا دیتا ہوں تم اس میں خوشی سے رہ
سکتے ہو میرے نوکر تمہاری خدمت کریں گے۔"

عنبر کو اور کیا چاہیے تھا۔ وہ فوراً راضی ہو گیا۔ حکیم طغرل نے
اسی وقت دوسری منزل والا کمرہ خالی کروا دیا۔ عنبر اس کمرے میں
آ کر پلنگ پر آرام سے لیٹ گیا۔ اس کے منصوبے کا پہلا مرحلہ پورا
ہو گیا تھا۔ اب اسے دوسرا مرحلہ شروع کرنا تھا۔ شام کو طغرل شاہی
محل جانے لگا تو اس کے پاس ایک چھوٹا لکڑی کا ڈبہ بھی تھا۔

عنبر نے پوچھا:

"کیا اس میں بادشاہ کے سر درد کی دوائی ہے؟"

"ہاں:" طغرل نے کہا۔ "یہ دوائی میں نے خاص طور میں بادشاہ
کے لئے تیار کی ہے۔ تم آرام کرو میں شاید رات کو نہ آؤں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کا ماتھا ٹھنکا۔ یہ شخص ضرور خوشبو دار لڑکی پر کوئی تجربہ کرنے والا ہے۔ وہ اس کے ساتھ جانا چاہتا تھا۔ مگر اسے کہہ نہیں سکتا تھا۔

طغرل چلا گیا۔ سپہ سالار اپنے کمرے میں حکیم طغرل کا انتظار کر رہا تھا۔ طغرل نے سپہ سالار کو عنبر اور اس کی حیرت انگیز بوٹی کے بارے میں کچھ نہ بتایا۔ وہ اسے بتانا بھی نہیں چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ عنبر سے ساری کی ساری کوکان بوٹی خرید کر عنبر کو شہر سے نکال دے اور پھر سپہ سالار کو یہ کہہ کر بوٹی پیش کرے کہ وہ اسے خود تلاش کر کے لایا ہے۔ اور اس کی تاثیر سے ہماری فوج کا ایک بھی سپاہی ہلاک نہیں ہوگا۔ طغرل کو یہ کہاں معلوم تھا کہ یہ تو عنبر کی خاص طاقت تھی کہ جس کی وجہ سے چاقو نے اس کے بازو پر زخم نہیں لگایا۔

سپہ سالار نے حکیم طغرل کو آتے دیکھا تو پوچھا:

"تم نے دوائی تیار کر لی ہے کیا؟"

طغرل بولا:

"میرے دوست! اتنی جلدی ایسی قیمتی دوائی تیار نہیں ہوا کرتی اس کا پہلا مرحلہ تیار ہوا ہے۔ میں اس کا عرق لے آیا ہوں۔ یہ عرق لڑکی کے حلق میں ٹپکا دیا جائے گا۔ دو روز کے بعد دوسری دوائی تیار کر کے اس کا عرق اس کے حلق میں ڈالوں گا۔ اس کے بعد تیسرے مرحلے میں جا کر جو دوائی تیار ہو گی اس کے اثر سے لڑکی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں گے۔ یہ اس لڑکی کے جسم کا عرق ہوگا۔ جو ہم شیشے کی ایک چھوٹی سی بوتل میں جمع کریں گے۔ اس کے بعد یہ تخت و تاج ہمارا ہوگا؟"

سپہ سالار بے چینی سے بولا:

"میں چاہتا ہوں یہ کام جلدی سے جلدی ہو جائے۔ میں زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتا۔"

طغرل بولا:

"کچھ بھی ہو ہمیں کم از کم پندرہ دن تو انتظار کرنا ہی ہوگا۔ دوائی اس سے پہلے تیار نہیں ہو سکتی۔"

سپہ سالار نے گردن جھکا کر کہا:

"تو چلو نیچے تہہ خانے میں یہ دوائی تو لڑکی کے حلق میں ڈالو اس کی خوشبو نہیں آ رہی۔ یہ اچھی بات ہے۔ ذرا دیکھنا کہ اس کی خوشبو کہیں بالکل ہی ختم تو نہیں ہو گئی۔"

طغرل سپہ سالار کے ساتھ نیچے تہہ خانے میں آ گیا۔ خوشبو دار لڑکی بے ہوش تھی۔ طغرل حکیم نے اس کا منہ کھول کر اس کے منہ میں عرق ٹپکا دیا۔ پھر ایک جگہ بازو کا کپڑا ہٹا کر سپہ سالار سے کہا:

"لڑکی کا بازو سونگھ کر دیکھو۔"

سپہ سالار نے بازو پر ناک رکھ دیا۔ لڑکی کے جسم سے اس کی خوشبو اسی طرح اٹھ رہی تھی۔

طغرل نے کہا:

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"خوشبو اڑ رہی ہے ناں؟"

"ہاں" سپہ سالار نے کہا!

حکیم طغرل کہنے لگا!

"خوشبو لڑکی کے خون اور جسم میں اسی طرح گردش کر رہی ہے۔ صرف میری خاص دوائی کی وجہ سے جسم سے باہر زیادہ اوپر تک نہیں جاتی۔ سپہ سالار طغرل کے ساتھ تہہ خانے کا دروازہ بند کر کے اوپر اپنے کمرے میں آگیا۔ وہ بے چین تھا۔ دراصل وہ جلدی سے جلدی ھینی بال کی سلطنت پر قبضہ کرلینا چاہتا تھا۔

طغرل نے کہا!

"سپہ سالار! تم فکر نہ کرو۔ تم ھینی بال کی حکومت پر بھی قبضہ کرلو گے۔ اور اس کے بعد شام مصر اور یونان کی حکومت بھی تمہاری ہو گی۔ وہاں بھی تمہارا ہی جھنڈا لہرائے گا۔"

سپہ سالار طغرل کا منہ تکنے لگا: طغرل مسکرا رہا تھا۔ بولا!

"بس میں نے ایک ایسا جادو تلاش کر لیا ہے جس کی مدد سے تم ساری دنیا پر حکومت کرو گے۔"

سپہ سالار نے بے تاب ہو کر پوچھا!

"وہ کیا جادو ہے مجھے بھی بتاؤ میرے دوست۔"

حکیم طغرل کہنے لگا!

"ابھی نہیں۔ جب وقت آئے گا تو سب سے پہلے تمہیں ہی بتاؤں گا۔ اس لئے کہ میں وہ جادو تمہارے لئے ہی تیار کر رہا ہوں تاکہ تم ساری دنیا کے حکمران بن سکو۔"

سپہ سالار نے پوچھا!

"یہ جادو کتنے دنوں میں تیار ہو گا؟"

"زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ لگے گا۔"

یہ کہہ کر طغرل خوشی سے مسکرانے لگا۔

سپہ سالار بولا!

"طغرل جو کچھ تم میرے لئے کر رہے ہو میں سوچتا ہوں کہ شاید تمہیں اس کا بدلہ نہ دے سکوں گا۔ تم میرے کس قدر وفادار اور قیمتی دوست ہو۔"

طغرل کہنے لگا۔

"تم بھی میرے بڑے پیارے دوست ہو۔ اچھا اب میں چلتا ہوں۔ مجھے اگلے مرحلے کے لئے دوائی تیار کرنی ہے۔"

طغرل کہنے لگا کہ وہ رات سپہ سالار کے محل میں ہی رہے۔ مگر وہ دوائی جلدی تیار کرنے کے خیال سے واپس اپنی حویلی میں آگیا۔ اس وقت عنبر جاگ رہا تھا۔ اس نے کھڑکی میں سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طغرل کو گھوڑے پر حویلی میں آتے دیکھا وہ سوچنے لگا کہ ضرور یہ کسی ضروری کام کی وجہ سے آیا ہے۔ اس کے بعد عنبر نے دیکھا کہ طغرل کے کمرے میں چراغ جل اٹھا۔ وہ دوسری دوائی کے لئے کام کرنے لگا تھا۔ عنبر کے لئے ہر معاملہ پراسرار ہو رہا تھا۔ طغرل اسے اپنی دوائی کے بارے میں کچھ نہیں بتا رہا تھا۔ وہ اسے بتا بھی نہیں سکتا تھا۔ عنبر نے سوچا کہ اسے کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔

عنبر حویلی کی چھت پر آ گیا۔ سامنے دور تک صحرا پھیلا ہوا تھا۔ ستارے ٹمٹما رہے تھے۔ عنبر نے سیٹی بجا کر وہاں موجود کسی بھی سانپ کو آوازیں دیں۔ اگرچہ سرائے والے نے اسے کہا تھا۔ اس علاقے میں سانپ نہیں ہوتے پھر بھی عنبر ایک بار کوشش کر کے دیکھنا چاہتا تھا۔ دس بارہ مرتبہ سانپ کی زبان میں کسی بھی سانپ کو آوازیں دینے کے بعد عنبر انتظار کرنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد عنبر کو چھت پر سانپ کی ہلکی ہلکی پھنکار کی آواز سنائی دی۔ عنبر نے گردن گھما کر دیکھا۔ ایک بھورے رنگ کا چھوٹا سا سانپ پھن اٹھائے عنبر کی طرف آ رہا تھا۔

عنبر کے قریب آ کر سانپ بولا:

"ناگ دیوتا کے بھائی کو سلام:
میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

عنبر نے کہا:

"میری اطلاع کے مطابق سپہ سالار کے محل کے اندر ایک ایسی لڑکی موجود ہے۔ جس کے جسم سے خوشبو اٹھ رہی ہے۔ مجھے تم صرف یہ پتہ کر دو کہ وہ لڑکی کہاں ہے اور کون ہے اور اس کے جسم سے خوشبو کیوں آتی ہے! دوسری بات یہ ہے کہ مجھے ناگ کے بارے میں بھی بتاؤ کہ وہ کہاں مل سکتا ہے؟"

سانپ نے کہا:

"ناگ دیوتا کے بارے میں میں یقین سے صرف اتنا ہی بتا سکتا ہوں کہ وہ اس علاقے میں کہیں نہیں ہے۔ مجھے سوائے تمہارے اور کہیں سے ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں آ رہی۔ اس سارے علاقے میں میں اکیلا ہی سانپ ہوں ورنہ میں دوسرے سانپوں کو ساتھ والے ملک کی طرف دوڑا دیتا۔"

عنبر نے کہا:

"شکریہ! اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مجھے صرف اس خوشبو دار لڑکی کے بارے میں پتہ کر کے بتا دو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ وہ کہاں ہے اور کون ہے؟"

سانپ چلا گیا۔ کوئی آدھ گھنٹے بعد سانپ واپس آیا۔ عنبر اس وقت اپنے دوسری منزل والے کمرے میں ہی اس کا انتظار کر رہا تھا۔

سانپ نے آتے ہی کہا!

"عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! وہ لڑکی بڑی پراسرار ہے اس کے جسم میں کستوری ناگن کی روح سمٹی ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے اس کے جسم سے خوشبو اٹھتی ہے۔ ایسی لڑکی بہت عرصے بعد دنیا میں پیدا ہوتی ہے جس میں کستوری ناگن کی روح سمٹی ہوئی ہو۔"

عنبر نے پوچھا!

"یہ کستوری ناگن کون ہے؟"

سانپ بولا!

ہم نے اپنے بڑے دادا سانپ سے سنا ہے کہ کستوری ناگن ناگنوں کی ملکہ ہوتی ہے وہ آسمان پر ایک ایسے سیارے میں رہتی ہے جہاں سے ناگنیں زمین پر اپنے سانپوں کی تلاش میں آتی ہیں۔ ایسی ناگن عورت کے روپ میں کسی سپیرے کے گھر میں جنم لیتی ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ لڑکی کہاں پیدا ہوئی ہے۔"

عنبر نے جلدی سے کہا!

"یہ بھی ایک سپیرے کے گھر میں پیدا ہوئی ہے۔"

سانپ بولا!

"بس تو پھر یقین کرو عنبر کہ یہ کستوری ناگن ہی ہے اور یہ شاید ایک ہزار برس کے بعد آسمان سے عورت کے روپ میں ہماری زمین پر تمام ناگنوں کے حالات دیکھنے اور سیر و سیاحت کے لئے آئی ہے مگر وہ تو بے ہوش تھی۔ اس کو کس نے بے ہوش کر دیا؟"

عنبر کہنے لگا!

"وہ ایک سازش کے جال میں پھنس گئی ہے تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا کستوری ناگن پھر سے ناگن کا روپ بھی بدل سکتی ہے؟"

سانپ بولا!

"کیوں نہیں۔ اس کا اصلی روپ تو ناگن ہی کا ہے لڑکی کا روپ تو اس نے دنیا والوں کے لئے بدل رکھا ہوتا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا:

"تو پھر وہ ناگن کیوں نہیں بن گئی؟"

سانپ نے کہا:

"وہ تو بے ہوش ہے۔ وہ تو اپنے ہوش میں ہی نہیں۔"

عنبر نے اسے بتایا:

"ایک بار وہ ہوش میں بھی تھی مگر تب بھی وہ ناگن نہیں بنی تھی۔"

سانپ بولا:

"اس کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ہو سکتا ہے کستوری ناگن کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ناگن کا روپ نہ بدل سکی ہو۔"

عنبر نے پوچھا:

"کیا کستوری ناگن کو ناگ کا علم ہوگا کہ وہ کہاں ہے؟"

سانپ نے جواب میں کہا:

"کستوری ناگن ناگنوں کی ملکہ ہے۔ اسے ناگنوں کا ہی علم ہوتا ہے ہاں اگر وہ اپنے سانپ کی تلاش میں بھی آئی ہے تو پھر اس کے مقابلے کا اور اس کے لائق سانپ ناگ دیوتا ہی ہو سکتا ہے ممکن ہے پھر وہ بھی ناگ دیوتا کی تلاش میں ہو اور اسے علم ہو کہ ناگ دیوتا کہاں ہے۔"

عنبر چپ ہو گیا۔ اس نے سانپ سے کہا:

"شکریہ میرے دوست! اب تم جا سکتے ہو اگر مجھے پھر تمہاری ضرورت پڑی تو تم سے ضرور مشورہ کروں گا۔"

سانپ خدا حافظ کہہ کر چلا گیا۔ عنبر کے سامنے گویا کتاب کا ایک نیا ورق الٹ دیا گیا تھا۔ وہ بالکل ہی نئی تحریر پڑھ رہا تھا۔ تو گویا یہ لڑکی جو سپیرے کی بیٹی تھی اصل میں یہ کستوری ناگن ہے۔ اب عنبر کو یاد آنے لگا کہ بہت عرصہ ہوا ایک بار ناگ نے بھی کستوری ناگن کا ذکر کیا تھا۔ مگر اس نے ساتھ ہی کہا تھا کہ یہ ملکہ ناگن خلائی سیارے میں ہی رہتی ہے۔ جہاں صرف ناگنوں کی حکومت ہے۔ وہاں ناگنیں ہی رہتی ہیں اور ان کی روحیں ہی جنم لیتی ہیں۔

عنبر کو شبہ ہونے لگا کہ اگر کستوری ناگن زمین پر آئی ہے تو ضرور وہ ناگ دیوتا کی تلاش میں ہوگی اسے ان لوگوں نے بے ہوش کر کے تہہ خانے میں ڈال رکھا ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے وہاں سے نکالنا چاہیے۔ خدا جانے یہ لوگ اس پر کس قسم کا جادو ٹونا کر رہے ہیں۔ عنبر کا ذہن تیزی سے کام کرنے لگا۔ اس نے صبح ہوتے ہی ایک نیا منصوبہ تیار کر لیا۔۔

صبح اٹھ کر عنبر غسل خانے میں گیا۔ نہا کر نئے کپڑے پہنے اور پھر صحن میں آ کر بیٹھ گیا۔ حکیم طغرل بھی وہاں آ گیا۔ اس نے بڑے شوق اور بے صبری سے پوچھا:

"عنبر بھائی! کیا تم نے کوکان بوٹی کے لیے اپنے آدمی کو مصر روانہ کر دیا ہے؟"

عنبر نے مسکراتے ہوئے کہا:

"طغرل بھائی! وہ تو میں نے تم سے الگ ہوتے ہی روانہ کر دیا تھا۔ میرا آدمی سرائے میں ہی تھا۔ جب میں اپنا گھوڑا لینے سرائے میں گیا تو اسے فوراً مصر بھیج دیا تھا۔ اور تاکید کر دی تھی کہ ساری کی ساری کوکان بوٹی بوریوں میں باندھ کر جتنی جلدی ہو سکے ایران میرے پاس لے آئے۔ میں نے اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ میں حکیم صاحب کی حویلی میں اسے ملوں گا۔"

حکیم طغرل بہت خوش ہوا۔ نوکر نے ناشتہ لا کر رکھ دیا۔

دونوں ناشتہ کرنے لگے۔ باتوں ہی باتوں میں عنبر نے کہا:

"میرے نانا جان نے مجھے ایک ایسا سانپ پکڑنے کا منتر بتایا تھا۔ کہ اگر وہ سانپ کسی کو ڈس دے تو اس کے زہر کے اثر سے انسان کا ذہن بدل جاتا ہے۔ یعنی اگر وہ تمہارا دشمن ہے تو دوست بن جائے گا۔ اگر دوست ہے تو دشمن ہو جائے گا۔ اگر وہ تمہاری کوئی بات نہیں مان رہا ہے تو فوراً مان جائے گا۔"

حکیم طغرل کے دل میں خیال آیا کہ اگر اس کی دوائی نے خوشبودار لڑکی پر اثر نہ کیا تو عنبر کے منتر کی مدد سے اس سانپ کو آزمایا جائے گا۔ مگر ابھی اسے اپنی دوائی ہی آزما کر دیکھنی چاہیے۔ جبکہ اس نے اس کی ایک خوراک خوشبودار لڑکی کو کھلا بھی دی تھی۔

طغرل نے ہنس کر کہا:

"بہت خوب! ایسے سانپ کو تو پال کر اپنے گھر میں رکھنا چاہیے۔ کیا تم ایسا سانپ پکڑ کر لا سکتے ہو؟"

عنبر نے کہا:

"کیوں نہیں! صحرا میں یہ سانپ ضرور کہیں نہ کہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مل جاتا ہے۔ کیا میں اسے لاؤں؟"

حکیم طغرل بولا:

"نہیں نہیں ابھی اس کی ضرورت نہیں۔ میرا کوئی بھی دشمن نہیں ہے۔"

اور قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ عنبر خاموش رہا۔ طغرل بے حد چالاک تھا۔ عنبر نے سوچا۔ وہ اس کے قابو میں نہیں آرہا اب عنبر نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ حالات کا انتظار کرے۔ اور دیکھے کہ حکیم طغرل سپیرے کی بیٹی کستوری ناگن سے کیا کام لینا چاہتا ہے۔

حکیم طغرل نے لڑکی کو ایک بار پھر بے ہوش کر دیا تھا۔ دوائی کا دوسرا مرحلہ بھی ختم ہو گیا۔ اب تیسرا مرحلہ ہی باقی تھا۔ طغرل بڑی محنت سے دوائی تیار کر کے اس کا عرق نکال کر قطرے بوتل میں جمع کر لیتا تھا۔ آخری مرحلے پر بھی اس نے دوائی بڑی احتیاط سے تیار کی سفوف کو پانی میں گھول کر آگ پر چڑھایا اور اس کی بھاپ کے قطروں کو بوتل میں جمع کر لیا۔ اور سپہ سالار کے محل کی طرف چلا۔ آج دوائی کی آخری خوراک کستوری ناگن کے حلق میں ڈالنی تھی۔ سپہ سالار بھی بڑی بے تابی سے طغرل کی راہ دیکھ رہا تھا طغرل کو دیکھتے ہی سپہ سالار اسے اپنے کمرے میں لے گیا۔

تہہ خانے کو خفیہ راستہ سپہ سالار کے کمرے سے ہی جاتا تھا۔ دونوں خفیہ زینے سے نیچے تہہ خانے میں آگئے۔ اب تک کستوری ناگن بے ہوش پڑی تھی۔

سپہ سالار نے طغرل سے پوچھا:

"کیا اس دوائی کا اثر ہماری مرضی کے مطابق ہی ہوگا؟"

طغرل نے کہا:

"تم خود دیکھ لو گے کہ کیا اثر ہوتا ہے۔ ہاں اس خوشبودار لڑکی کو جب ہوش آئے گی تو اس کی باتوں کا جواب بڑی محبت سے دینا۔ وہ بھی تم سے بڑی خوش اخلاقی سے بولے گی۔ تم اس کو یہی کہنا کہ میں تم سے بیاہ کرنا چاہتا ہوں اور کب سے تمہارے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔"

سپہ سالار پوری طرح تیار ہو گیا۔ طغرل نے لڑکی کے منہ کو کھولا اور اس کے حلق میں اپنی تیسرے مرحلے کی دوائی کے عرق کے پندرہ قطرے گن کر ٹپکائے۔ اس دوائی نے واقعی تیزی سے اثر کیا اور کستوری ناگن نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر رونق آگئی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غم زدہ یا پریشان ہونے کی بجائے وہ خوش تھی اور مسکرا رہی تھی۔ سپہ سالار بڑا خوش ہوا۔ اس نے خوشبودار لڑکی یعنی کستوری ناگن کا ہاتھ تھام لیا اور بولا:

"دیوتاؤں کی مہربانی سے تم ہوش میں آ گئیں۔ میں بے حد پریشان تھا۔ تمہیں مسکراتا دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو گیا ہے۔"

کستوری ناگن نے بھی مسکراتے ہوئے کہا:

"میں بھی تمہیں ملنے کو بے تاب تھی۔ میری بہت خوش قسمتی ہے کہ میں تم اے بہادر جرنیل سے مل رہی ہوں۔"

طغرل سپہ سالار کی طرف دیکھ کر بڑی شان سے مسکرا رہا تھا۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھا میری دوائی کا اثر؟

طغرل نے کستوری ناگن سے کہا:

"بہن! تمہارے ہوش میں آنے سے مجھے بھی بڑی خوشی ہوئی ہے۔ میرا نام طغرل ہے۔ میں حکیم ہوں اور میں نے ہی تمہارا علاج کیا ہے۔"

سپہ سالار یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اسے اپنا ماضی یاد ہے کہ نہیں۔

اس نے کہا:

"کیا تمہیں اپنا نام یاد ہے؟"

کستوری ناگن نے ذہن پر زور دیتے ہوئے سر ہلا دیا۔"

نہیں اے بہادر سردار مجھے اپنا نام بالکل یاد نہیں ہے مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ میں کہاں کی رہنے والی ہوں۔ مجھے کچھ یاد ہے تو صرف یہی کہ میں تمہاری خادمہ ہوں اور اپنی ساری زندگی تمہارے قدموں میں گزار دینا چاہتی ہوں۔

سپہ سالار تو خوشی سے نہال ہو گیا۔ اس نے خوشبودار لڑکی کو ساتھ لیا اور اوپر اپنے کمرے میں لے آیا۔

طغرل نے کہا:

"اب تم یہاں آرام کرو۔ تم تھک گئی ہو۔"

کستوری ناگن کہنے لگی:

"کیا تم مجھے اپنے قدموں سے جدا تو نہیں کر دو گے؟"

سپہ سالار بولا:

"یہ کیسے ہو سکتا ہے اے خوشبودار لڑکی! میں تو تم سے شادی کرنے والا ہوں۔"

کستوری بیگم نے سپہ سالار کے ہاتھ پکڑ لیے اور بولی:

"میرے دھن بھاگ کہ میں تم ایسے بہادر سردار کی بیوی بنوں۔ میں اپنی قسمت پر جتنا ناز کروں کم ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سپہ سالار نے کہا:

"اب تم یہاں آرام کرو۔ میں تھوڑی دیر بعد آتا ہوں۔ تمہیں کھانے پینے کو سب کچھ یہاں پہنچ جایا کرے گا۔"

سپہ سالار نے حکیم طغرل کو ساتھ لیا اور کمرے سے نکل گیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد ایک خوش شکل کنیز طشت میں مختلف کھانے اور پھل رکھے اندر آئی اور طشت اس کستوری ناگن کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ کستوری ناگن نے کنیز سے پوچھا:

"یہ کون سا ملک ہے؟"

یہاں کے بادشاہ کا نام کیا ہے؟"

مگر کنیز نے جواب دینے کی بجائے ہاتھوں سے اشارے اور منہ سے غوں غوں کی آوازیں نکالنے لگی۔ کستوری ناگن سمجھ گئی کہ یہ کنیز گونگی ہے۔ وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔

کمرے سے نکلتے ہی سپہ سالار نے طغرل کو اپنے سینے سے لگا لیا اور خوش ہو کر کہا:

"تم نے تو کمال کر دکھایا میرے دوست! اب یہ بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

طغرل نے سر کھجاتے ہوئے کہا:

"میرے سپہ سالار دوست! قسمت تجھ پر بہت ہی مہربان ہے۔ اب تو ایسا کر کہ جلدی سے اس لڑکی سے شادی کر لے۔ شادی کے دوسرے روز لڑکی کو میرا دیا ہوا شربت پلا دینا۔ اس کے پیتے ہی اسے نیند آ جائے گی۔ پھر سوتے میں اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنا شروع ہو جائیں گے۔ تم ان آنسوؤں کو ایک بوتل میں جمع کر لینا۔ بس وہی عرق تیرے لئے آبِ حیات اور بادشاہ ھینی بال کے لئے زہرِ قاتل ثابت ہوگا۔ جب تم اپنی اس بیوی خوشبودار لڑکی کے آنسوؤں کے چند قطرے کسی شربت میں ڈال کر بادشاہ ھینی بال کو پلا دوگے تو وہ اسی روز شام کو سورج غروب ہونے سے بعد تمہارے حق میں تخت سے دستبردار ہو جائے گا۔ یعنی تخت پر سے ہاتھ اٹھالے گا۔ اور وہ تجھے سونپ دے گا۔" اس طرح فوج بھی تمہارے خلاف نہ ہوگی۔ کیونکہ تم ھینی بال کی اپنی مرضی سے بادشاہ بن رہے ہو گے۔"

سپہ سالار نے طغرل کو ایک بار پھر اپنے ساتھ لپٹا لیا اور بے اختیار بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"طغرل! تم میرے وزیر اعظم ہو گے۔ اب جلدی سے مجھے وہ عرق لا دو جو میں کل صبح اپنی بیوی کو پلاؤں گا۔"

اسی روز شام کو سپہ سالار نے کستوری ناگن سے شادی کر لی۔ سارے شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ سپہ سالار نے اپنی ایک کنیز سے بیاہ کر لیا ہے۔ عنبر کو پتہ چلا تو اس نے سانپ کی مدد سے اس "افواہ" کی تصدیق کرائی سپہ سالار واقعی خوشبودار لڑکی سے بیاہ کر رہا تھا۔ خوشبودار لڑکی کی خوشبو کوئی دوسرا اب محسوس نہیں کر سکتا تھا۔ عنبر سمجھ گیا کہ سپہ سالار اور طغرل مل کر کسی گہرے منصوبے پر عمل کر رہے ہیں۔ عنبر بھی خاموشی سے واقعات کے رونما ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

کستوری ناگن کی سپہ سالار سے شادی ہو گئی۔ دوسرے روز شام سے ذرا پہلے سپہ سالار اپنی بیوی کستوری ناگن کو اپنے کمرے میں لے گیا۔

اور بولا:

"تم تھک گئی ہو گی۔ پلنگ پر لیٹ کر کچھ دیر آرام کر لو۔ اور ہاں۔ میں تمہارے لئے شربت بھجواتا ہوں۔"

دوسرے کمرے میں سپہ سالار نے طغرل کا دیا ہوا خاص عرق شربت میں ملا دیا اور کنیز کو آواز دے کر بلایا۔

اور کہا:

"یہ شربت اندر بیگم صاحبہ کو جا کر دے آؤ۔"

کنیز شربت لے کر اندر چلی گئی۔ اور سپہ سالار دوسرے کمرے میں جا کر طغرل کے پاس بیٹھ گیا۔ اور دیوار کے خفیہ سوراخ میں سے کستوری ناگن کو دیکھنے لگا۔ کنیز نے شربت میز پر رکھ دیا۔ کستوری ناگن نے بلا جھجک شربت کا گلاس اٹھایا اور سارے کا سارا بے خوف و خطر غٹا غٹ پی گئی۔

سپہ سالار نے طغرل سے کہا:

"طغرل! ہم نے میدان مار لیا ہے۔"

طغرل بولا:

"آہستہ بولو! دیکھو وہ سونے لگی ہے۔ اسے نیند آنی شروع ہو گئی ہے۔"

کستوری ناگن ان کے دیکھتے دیکھتے پلنگ پر سر ڈال کر گہری نیند میں کھو گئی۔

طغرل نے سپہ سالار سے کہا:

"شیشی مجھے دے دو۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سپہ سالار نے شیشی طغرل کو دے دی۔ دونوں کستوری ناگن والے کمرے میں آگئے۔ انھوں نے دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ وہ جھک کر کستوری ناگن کو تکنے لگے۔ اچانک اس کی سوئی ہوئی آنکھوں میں سفید پانی کے قطرے نمودار ہوئے۔ طغرل نے شیشی آگے کر دی۔ کستوری ناگن کی آنکھوں کے قطرے شیشی میں ٹپکنے لگے۔

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے سانپ کی بیوی۔
قسط نمبر ۱۶۰ پڑھیے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا اور کیپٹن خالد میں

اے حمید

عنبر پبلیکیشنز
مارکیٹ، لاہور-۸